عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۳ | ۲۱ تا ۲۸ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۴۴

اقتصادیات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنیادی اصول

عدالت عظمیٰ کے روبرو مبارک ثانی کیس

سپریم کورٹ کا اہم اور تاریخی فیصلہ

کسب معاش کی اہمیت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

زیارتِ قبور کا مسنون طریقہ

س:......کیا اپنے والد یا بیٹے یا کسی قریبی عزیز کی قبر پر روزانہ جانا درست ہے؟ اور وہاں جا کر کیا اعمال کرنے چاہئیں؟

ج:......روزانہ قبرستان یا قبور پر جانا منع تو نہیں ہے، لیکن مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے دیگر دینی اور دنیاوی مصروفیات متاثر ہوں گی۔ اس طرح غم بھی تازہ رہے گا اور بے صبری کا مظاہرہ الگ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور فیصلوں پر راضی رہتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا (اب اجازت دیتا ہوں کہ) تم قبروں کی زیارت کرلیا کرو، کیونکہ (اس کا فائدہ یہ ہے کہ) اس سے دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی یاد اور فکر پیدا ہوتی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ معارف الحدیث)

قبروں کی زیارت کرنا مردوں کے لئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک بار قبروں کی زیارت کی جائے، اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ کبھی کبھی شب برأت میں بھی قبرستان جانا اور اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت کرنا سنت سے ثابت ہے۔ جب قبرستان میں داخل ہوں تو وہاں کے سب اہلِ قبور کے لئے دعائے مغفرت کرنا سنت سے ثابت ہے۔ جب قبرستان میں داخل ہوں تو وہاں کے سب اہلِ قبور کی نیت کرکے ان کو ایک بار سلام کرنا چاہئے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھی اپنے کسی جاننے والے (مسلمان) کی قبر پر گزرتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے وہ میت اس کو پہچان لیتی ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتی ہے۔ (اگرچہ اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سنتا)۔

اہلِ قبور کو سلام ان الفاظ میں کرنا چاہئے: ”السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا و لکم انتم سلفنا و نحن بالاثر۔“

ترجمہ: ”سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔“

سلام کے بعد قبلہ کی طرف پشت کرکے اور میت کی طرف منہ کرکے جتنا ہو سکے قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچا دیں۔ مثلاً سورۂ فاتحہ، سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ تکاثر یا سورۂ اخلاص گیارہ بار یا سات بار یا جس قدر آسانی سے پڑھ سکے پڑھ کر دعا کریں کہ: ”یا اللہ! اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچا دے اور میت کے لئے دعائے مغفرت بھی کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں کی زیارت اس لئے بھی فرماتے تھے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔“ (احکام میت ص:۸۸،۸۹)

اور دعا کرتے وقت قبلہ رُخ ہو جانا چاہئے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قرآن پڑھتے وقت قبر کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو اور جب دعا کا ارادہ کرے تو قبر کی طرف پشت اور قبلے کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج:۵، ص:۳۵۰) (واللہ اعلم بالصواب)

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالجبیب قریشی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۳ ۲۱ تا ۲۸ / جمادی الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ / نومبر ۲۰۲۴ء شمارہ:۴۴

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سپریم کورٹ کا اہم اور تاریخی فیصلہ	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
اقتصادیاتِ نبوی کے بنیادی اصول	۷	مفتی محمد خالد حسین نیموی قاسمی
کسبِ معاش کی اہمیت	۱۱	مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی
چناب نگر کانفرنس... آنکھوں دیکھا حال	۱۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مبارک ثانی کیس... عدالت کے روبرو	۱۹	ادارہ
بین المدارس تقریری مسابقہ	۲۳	رپورٹ: مولانا عبداللہ چمرزئی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا تبلیغی دورہ	۲۶	رپورٹ: سیف اللہ الاسلام

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۷۰۰ روپے، سالانہ: ۱۴۰۰ روپے

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۰۲ فصل:... ۳ ہجری کے واقعات

۱۴:...غزوۂ اُحد میں دُعائیہ خطبہ:...اسی سال جب مشرکین جنگِ اُحد سے واپس ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا: ''سیدھے ہوجاؤ! تاکہ میں اپنے ربّ کی حمد وثنا کروں'' چنانچہ تمام حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ، اَللّٰھُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا ھَادِیَ لِمَا أَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَا ھَدَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ۔ اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَرِزْقِکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالْأَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَیْتَنَا وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا۔ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ عَلَیْھِمْ دَائِرَۃَ السَّوْءِ وَاجْعَلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ وَقَاتِلِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ أُوْتُوا الْکِتَابَ۔''

ترجمہ:...اے اللہ! تیرے ہی لئے ہیں تعریفیں سب کی سب، اے اللہ! جس چیز کو تو کھول دے اسے کوئی بند کرنے والا نہیں، اور جس چیز کو تو بند کردے اسے کوئی کھولنے والا نہیں، اور جس کو تو گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور جس کو تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور جو کچھ تو عطا کردے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو دُور کردے اسے کوئی قریب لانے والا نہیں، اور جس کو تو قریب کردے اسے کوئی دُور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ! کھول دے ہم پر اپنی برکتیں، اپنی رحمتیں، اپنا فضل اور اپنا رزق۔ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں قائم رہنے والی نعمت قیامت کے دن، اور اَمن خوف کے دن۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم کو عطا کی، اور اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روک لی۔ اے اللہ! محبوب بنادے ہمارے لئے ایمان کو، اور آراستہ کردے اس کو ہمارے دِلوں میں، اور ناپسندیدہ بنادے ہمارے لئے کفر، فسق اور نافرمانی کو، اور بنادے ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں۔ اے اللہ! وفات دے ہم کو اِسلام کی حالت میں، اور ملادے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ، درآنحالیکہ نہ ہم رُسوا ہوں، نہ پشیمان۔ اے اللہ! ہلاک کردے ان کافروں کو جو جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو، اور جو روکتے ہیں تیرے راستے سے، اور ڈال ان پر بُری آفت، اور نازل کر ان پر اپنی مار اور اپنا عذاب، اور ہلاک کر ان کافروں کو جن کو دی گئی کتاب۔''

۱۵:...نوحہ کی حرمت:...اسی سال غزوۂ اُحد کے بعد یہ حکم نازل ہوا کہ میّت پر نوحہ کرنا، چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا حرام ہے، اس سے قبل یہ حرام نہیں تھا، نہ غزوۂ اُحد کے ایام میں۔ اسی بنا پر شہدائے اُحد پر عورتوں نے نوحہ اور ماتم کیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رونے کی آواز سنی تو فرمایا: ''حمزہ پر رونے والی کوئی نہیں؟'' پس عورتوں نے اپنے مقتولین کی طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نوحہ کیا، جب وہ اس سے فارغ ہوئیں تو نوحہ کی حرمت نازل ہوئی اور اس دن سے نوحہ کی ممانعت کردی گئی، جیسا کہ حافظ ابنِ کثیرؒ نے ''البدایہ والنہایہ'' میں اور علامہ شامیؒ نے اپنی سیرت میں اس کی تصریح کی ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

سپریم کورٹ کا اہم اور تاریخی فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

آج سے ۵ سال قبل ۷؍مارچ ۲۰۱۹ء کو چناب نگر میں قادیانی جماعت کے تعلیمی اداروں کی ایک مشترکہ تقریب قادیانی تعلیمی ادارہ کے کھلے میدان میں منعقد ہوئی، جس میں تقریباً ۳۰ قادیانی لڑکوں اور ۳۲ قادیانی لڑکیوں میں قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود کا قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر بنام ’’تفسیر صغیر‘‘ تقسیم کی گئی تھی۔ اس محرّف تفسیر میں جہاں ملعونِ قادیان کو نبی، مسیح موعود، مہدی، نجات دہندہ ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کی آیات کے معنی ومفہوم کو تبدیل کرکے پیش کیا گیا ہے، وہاں جگہ جگہ پاکستان میں نافذ العمل امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی بھی پائی جاتی ہے۔ نیز یہ نام نہاد تفسیر پنجاب حکومت کی طرف سے ممنوع تھی، سرکاری وحکومتی پابندی کے باعث اس کی اشاعت وتقسیم بھی خلافِ قانون جرم تھا۔ چنانچہ مرتکبین جرم کے خلاف تھانہ چناب نگر میں درخواست دی گئی، پولیس کے روایتی ٹال مٹول اور قادیانیوں کے اثر ورسوخ کے باعث درخواست التوا کا شکار رہی، تا آنکہ ۶؍دسمبر ۲۰۲۲ء کو تھانہ چناب نگر میں ۷؍قادیانی افراد نامزد اور دیگر نامعلوم ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی۔

ملزمان میں سے ایک ملزم مبارک ثانی قادیانی جو ایک قادیانی تعلیمی ادارہ کا پرنسپل ہے اور اس جرم کے ارتکاب میں پیش پیش تھا؛ اسے جنوری ۲۰۲۳ء میں گرفتار کیا گیا، اس کی گرفتاری پر ۷؍جنوری ۲۰۲۳ء کو قادیانی قیادت کے ایما پر قادیانی شرپسند اوباشوں کے جتھے نے چناب نگر کے تھانے پر دھاوا بول دیا۔ اس کی ضمانت کی درخواست ایڈیشنل سیشن تحصیل لالیاں جناب راجہ اجمل نے ستمبر ۲۰۲۳ء میں خارج کردی۔ قادیانی اس کے خلاف ہائی کورٹ گئے، نومبر ۲۰۲۳ء میں ہائی کورٹ لاہور کے جسٹس جناب فاروق حیدر نے اس کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی۔ قادیانی، مبارک ثانی قادیانی کی درخواستِ ضمانت سپریم کورٹ لے کر گئے۔ چیف جسٹس آف پاکستان قاضی محمد فائز عیسیٰ صاحب نے اس مقدمہ کی سماعت کی، اور ۶؍فروری ۲۰۲۴ء کو فیصلہ دیتے ہوئے ضمانت منظور کی اور اسے مقدمہ سے بھی بری کردیا۔

ڈسٹرکٹ کورٹ اور ہائی کورٹ میں سماعت کے بغیر مقدمہ ختم کرنے کے علاوہ اس ضمانتی فیصلہ میں مقدمہ سے غیر متعلقہ ایسی باتوں کو فیصلہ میں شامل کیا گیا، جس سے واضح طور پر قادیانیوں کی سہولت کاری کا تاثر قائم ہوتا تھا۔ نیز یہ فیصلہ امتناعِ قادیانیت قانون کی بھی غلط تعبیرات کا مظہر تھا۔ چنانچہ اس فیصلہ کے سامنے آتے ہی کراچی سے لے کر خیبر تک پورے ملک کے نامور قانون دان، اسلامیانِ وطن، مذہبی اور سیاسی حلقوں کے دانشوران سراپا احتجاج ہوئے۔ اس متنازع فیصلہ کے خلاف لاہور میں ۲۱؍فروری ۲۰۲۴ء کو ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ نے کُل جماعتی ختم نبوت کنونشن منعقد کیا، جس میں تمام مکاتبِ فکر کی مذہبی جماعتوں نے اس فیصلہ کو مسترد کردیا۔

مسلمانوں کو سراپا احتجاج دیکھ کر پنجاب حکومت نے نظر ثانی کی درخواست سپریم کورٹ میں داخل کی۔ ۲۶؍فروری کو سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے چیف جسٹس آف پاکستان کی سربراہی میں نظر ثانی مقدمہ کی درخواست کی، ابتدائی سماعت کے بعد اسے سماعت کے لئے منظور کرلیا اور ساتھ ہی ملک کے دس مختلف الخیال مکاتب فکر کے اداروں سے شرعی طور پر اس مقدمہ کے لئے رائے مانگی گئی۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم ان دنوں کراچی میں تھے، راقم نے آپ سے ملاقات کی اور صورتِ حال گوش گزار کی۔ قائد جمعیت پہلے ہی سے فکر مند تھے، وہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ سے اگلے روز مشاورت کے لئے وقت طے کر چکے تھے۔ چنانچہ دارالعلوم کراچی میں اگلے روز ان دونوں حضرات کا اجلاس ہوا، جس میں راقم بھی شریک ہوا۔ تفصیلی طور پر حالات کا تجزیہ کر کے فیصلہ کیا گیا کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ عدالت کے اس مقدمہ سے متعلق استفسار پر جامع مانع جواب لکھیں جو قرآن وسنت اور مروّجہ قانون سے مبرہن ہو، اس پر تمام مکاتب فکر کے دستخط کرائے جائیں۔ حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ نے جواب لکھنے اور دوسرے مکاتب فکر کے تائیدی دستخط کرانے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ آپ نے جواب لکھا، حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن، حضرت مولانا یٰسین ظفر، ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی قائم کردہ قرآن اکیڈمی لاہور، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد نے اس کی تائید کی، یوں سب کی جانب سے متفقہ رائے سامنے آگئی۔

۲۸/مارچ ۲۰۲۴ء کو سماعت ہوئی۔ عدالت نے کہا کہ جن اداروں سے رائے مانگی گئی تھی، ان سب کی رائے آگئی ہے۔ مزید جس نے رائے دینی ہے وہ تحریری طور پر جمع کرائے، پھر سماعت ملتوی ہوگئی۔ ڈیڑھ دو ماہ تک تاریخ سماعت مقرر نہ ہوئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دوسری بار لاہور میں آل پارٹیز کنونشن رکھا، جس میں متفقہ مطالبہ و درخواست کی گئی کہ کیس کی جلد سماعت کی جائے۔ نیز مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے چیف جسٹس آف پاکستان کے نام کھلا خط لکھا گیا کہ اس مقدمہ کی سماعت جلد شروع کی جائے۔

۲۹/مئی ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ میں مقدمہ کی سماعت ہوئی، فیصلہ محفوظ ہوا۔ ۲۴/جولائی ۲۰۲۴ء کو فیصلہ آیا، مگر یہ فیصلہ بھی قابلِ اعتراض باتوں اور تحفظات سے بھرپور تھا، پورے پاکستان میں اس پر قانونی بحث چھڑ گئی۔ ۲۵/جولائی کو مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام سمیت دیگر جماعتوں نے خطباتِ جمعہ میں اس پر احتجاج کیا، پُر امن مظاہرے اور ریلیوں کا اہتمام کیا گیا۔ پارلیمان اور سینیٹ میں جمعیت علمائے اسلام، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ کے راہنماؤں نے بھی اس فیصلہ پر تنقید کی۔ حکومت نے پارلیمانی کمیٹی قائم کی اور فیصلہ کی تصحیح کے لیے درخواست دائر کرنے کا فیصلہ کیا۔

۳/اگست ۲۰۲۴ء کو اسلام آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت قومی راہنماؤں، مذہبی وسیاسی جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل اے پی سی منعقد کی گئی، جس میں یک نکاتی ایجنڈا کے تحت مقدمہ کو جلد نمٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ ۱۹/اگست کو اسلام آباد اور راولپنڈی کے سیکڑوں مسلمانوں نے شاہراہِ دستور پر عدالت کے سامنے مظاہرہ کیا۔

اسی دوران حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم علاج معالجہ کے سلسلے میں کراچی تشریف لائے ہوئے تھے تو انھوں نے راقم کو حکم فرمایا کہ اس نظر ثانی کے فیصلہ کا جائزہ لیں، چنانچہ آپ کے حکم پر راقم نے پورے فیصلے کا شق وار جائزہ لیا اور تمام قابلِ تحفظات امور کی مدلل ومفصل نشان دہی کی۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد ۲۲/اگست ۲۰۲۴ء کو وفاقی حکومت کی اس مقدمہ پر تصحیح کی درخواست پر سہ رکنی فیصلہ کرنے والے بینچ نے سماعت کی تو راقم کو بھی طلب فرمایا، راقم الحروف ان دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی دورے پر موریشس میں تھا، اس لیے راقم الحروف کی نمائندگی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر مفتی عبدالرشید صاحب نے کی۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی شیر محمد خان رئیس دارالافتاء جامعہ غوثیہ بھیرہ، جناب مولانا ابوالخیر محمد زبیر صدر ملی یکجہتی کونسل، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن اور دیگر علماء کرام کے عدالت میں بیانات ہوئے، وکلاء نے قانونی دلائل پیش کیے۔

۲۲/اگست ۲۰۲۴ء کی سماعت کے بعد حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے ختم نبوت کے تحفظ کی صدا گونجی، اسی دن مختصر فیصلہ آیا اور تفصیلی فیصلہ محفوظ کر لیا گیا۔

۱۰/اکتوبر ۲۰۲۴ء کو تفصیلی فیصلہ آگیا، جس میں واضح طور پر سپریم کورٹ نے اپنے ۶/فروری اور ۲۴/جولائی کے فیصلے کی غلطیوں کو تسلیم کیا اور انہیں کالعدم قرار دے کر مبارک ثانی قادیانی کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی جاری رکھنے کا حکم دیا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اقتصادیاتِ نبوی کے بنیادی اصول

اور موجودہ عالمی نظام........ایک تقابلی مطالعہ

مفتی محمد خالد حسین نیموی قاسمی

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے زندگی کے تمام شعبوں سے ظلم وجبر کو ختم کر کے عدل ومساوات اور رحمت ورأفت کا پیغام دیا، زندگی گزارنے کے لیے ہر انسان اسبابِ حیات: روپے، پیسے، اجناس اور غلہ وغیرہ کا محتاج ہوتا ہے، اسبابِ حیات کی فراہمی کے لیے انسان کسبِ معاش کرتا ہے؛ اور محنت ومزدوری اور صنعت وحرفت کر کے نانِ شبینہ کا انتظام کرتا ہے، لیکن یہ بھی بڑی سچائی ہے کہ عام انسانوں کا استحصال سب سے زیادہ معاشی اور اقتصادی میدانوں میں ہی ہوتا ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دیگر شعبۂ حیات کی اصلاح کی، اور اسے الٰہی اصولوں کے تابع بنایا۔ اسی طرح آپ نے اقتصادیات ومعاشیات کے لیے بھی حیات بخش اور عادلانہ اصول بتائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا اقتصادی نظام قائم کیا جو انصاف، مساوات اور اخلاقیات اور توازن پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ اقتصادی اصول موجودہ دور کے عالمی اقتصادی نظام کے مقابلے میں کئی لحاظ سے بہتر اور پوری انسانیت کے لیے نفع رساں ہیں۔ ذیل کی سطور میں ہم اقتصادیات نبوی کے بنیادی اصولوں کا جائزہ پیش کرتے ہیں:

دولت کی منصفانہ تقسیم اور اس کا عدمِ ارتکاز:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ اقتصادی نظام، انسانیت کی بھلائی، عدل و انصاف اور معاشرتی فلاح وبہبود پر مبنی ہے۔ زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات جیسے اصول اس نظام کے اہم اجزاء ہیں؛ جو دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتے ہیں۔ جس طرح انسانی حیات کے لیے اس کی رگوں میں خون کی گردش ضروری ہے، اسی طرح نظامِ کائنات کی حیات، مال کی صحیح گردش پر موقوف ہے۔ جو تجارت اور اقتصادی نظام کے ذریعے وجود میں آتی ہے، اور جس طرح خون کا جسم کے کسی حصے میں جم جانا اور دوسرے حصوں تک نہ پہنچ پانا جسم کے لیے موت ہے، اسی طرح سرمایہ اور دولت کا چند ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ جانا (جیسا کہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام میں ہو رہا ہے) نظامِ کائنات کی تباہی اور فساد فی الارض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”لا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها...“

اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد قرآن کی زبان میں: ”کی لا تکون دولة بین الاغنیاء منکم۔“ ہے، یعنی دولت وسرمایہ چند ہاتھوں میں مرتکز (جمع) نہ ہو جائے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم کردہ اقتصادی نظام کی دیگر بنیادیں امداد باہمی، غرباء پروری اور انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ کا نظام اس نظام کی نمایاں علامات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ کتابِ ہدایت قرآن مجید میں اہلِ ایمان کو زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کرنے اور پوری دیانت داری کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ صدقہ اور زکوٰۃ دینے سے مال بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور نفس کی بھی صفائی ہوتی ہے۔

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: ”(اے پیغمبر) ان لوگوں کے مالوں میں سے صدقہ وصول کر لیں؛ جس کے ذریعے آپ انہیں پاک صاف کر دیں گے اور ان کے لیے باعث برکت بھی بنیں گے، اور ان کے لیے دعا کریں۔ یقیناً آپ کی دعا ان کے لیے سراپا تسکین اور موجب اطمینان ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر بات سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔“

اسی طرح اللہ کے بندوں کی اعانت وامداد اور اللہ کی رضا کے لیے کیے جانے والے ہر چھوٹے بڑے خرچ پر اللہ تعالیٰ نے عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ ذیل آیت میں ارشاد ہے:

’’اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔‘‘(۲۷۴)

ترجمہ:.... ’’جولوگ اپنے مال دن رات خاموشی سے بھی اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے، اور نہ انھیں کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ کوئی غم پہنچے گا۔‘‘

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِیۡرَةً وَّلَا کَبِیۡرَةً وَّلَا یَقۡطَعُوۡنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَهُمۡ لِیَجۡزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ۔(۱۲۱)

ترجمہ:’’نیز وہ جو کچھ (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں، چاہے وہ خرچ چھوٹا ہو یا بڑا، اور جس کسی وادی کو وہ پار کرتے ہیں، اس سب کو (ان کے اعمال نامے میں نیکی کے طور پر) لکھا جاتا ہے، تاکہ اللہ انھیں (ہر ایسے عمل پر) وہ جزاء دے، جو ان کے بہترین اعمال کے لیے مقرر ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض کیا کہ وہ اپنی کُل جمع پونجی میں سے ڈھائی پرسنٹ کے حساب سے بطور زکوٰۃ نکالے تاکہ اسے غریبوں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کے درمیان تقسیم کیا جاسکے. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہیں جو احکامات دیئے، ان میں سے ایک حکم یہ بھی تھا:

’’پھر انہیں یہ بھی بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر کچھ صدقہ فرض کیا ہے، جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں میں لوٹا دیا جائے گا۔‘‘

’’عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: أنَّ النبيﷺ بعث معاذًا إلى اليمن .. فذكر الحديثَ وفيه: أنَّ الله قد افترض عليهم صدقةً في أموالهم تؤخذ من أغنيائهم فترَدُّ في فقرائهم. متفق عليه۔‘‘

امراء سے لے کر فقراء و مساکین اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرنا؛ یہ اصول، دولت کی متوازن تقسیم اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیتا ہے۔

عشر وخراج کی اہمیت:

اسلام کے اقتصادی نظام میں زکوۃ و صدقات کے ساتھ عشر وخراج کی بھی بڑی اہمیت ہے؛ یعنی زراعت، باغات اور زمین کی پیداوار میں بھی غریب عوام کا حق ہے۔

’’وَالَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ۝

ترجمہ: ’’اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ سائل کے لیے بھی اور محروم لوگوں کے لیے بھی۔‘‘

اگر زمین بارش سے سیراب ہو رہی ہو تو (عشر) دسواں حصہ اور اگر کسان نے خود مشقت کر کے زمین کو پانی دیا تو بیسواں حصہ۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام میں فرمایا:

’’وَهُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّ غَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّ النَّخۡلَ وَ الزَّرۡعَ مُخۡتَلِفًا اُکُلُهٗ وَ الزَّیۡتُوۡنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَیۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ کُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَ اٰتُوۡا حَقَّهٗ یَوۡمَ حَصَادِهٖ ۫ۖ وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ۔‘‘(۱۴۱)

ترجمہ: ’’اللہ وہ ہے جس نے باغات پیدا کیے جن میں سے کچھ (بیل دار ہیں جو) سہاروں سے اوپر چڑھائے جاتے ہیں، اور کچھ سہاروں کے بغیر بلند ہوتے ہیں، اور نخلستان اور کھیتیاں، جن کے ذائقے الگ الگ ہیں، اور زیتون اور انار، جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں، اور ایک دوسرے سے مختلف بھی۔ جب یہ درخت پھل دیں تو ان کے پھلوں کو کھانے میں استعمال کرو، اور جب ان کی کٹائی کا دن آئے تو اللہ کا حق ادا کرو، اور فضول خرچی نہ کرو۔ یاد رکھو، وہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

اسی طرح اسلام نے وراثت کی تقسیم کر کے ایسے جامع اور پُرحکمت احکامات دیے کہ اگر ساری دنیا کی دولت بھی کوئی فرد اکٹھی کر لے تو چند پشتوں میں وہ ساری دولت وراثت کے احکامات کے ذریعے معاشرہ میں پھیل جائے گی۔

صدقہ وخیرات کی ترغیب:

اس کے علاوہ اہل ایمان میں یہ احساس بھی پیدا کیا گیا کہ غرباء وفقراء میں مال و دولت کی تقسیم سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ مال بڑھتا ہے:

’’وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوةٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ۔‘‘(39)

ترجمہ: اور یہ جو تم سود دیتے ہو تاکہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک بڑھتا نہیں ہے۔ اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔‘‘

سود کی حرمت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ شریعت میں صدقات کی ترغیب کے ساتھ ربوا اور سودی معاملات کو حرام قرار دیا گیا اور سود خوروں کے لیے اعلان جنگ کر دیا گیا، جب کہ مال کو فروغ دینے کے لیے تجارت اور بزنس کی ترغیب دی گئی۔ سود کی ممانعت اس وجہ سے کی گئی کہ سود قرض لینے والے پر ظلم اور اس کے مالی بوجھ کو بڑھاتا ہے۔ جب کہ قرض دینے والے کے طمع و حرص اور سخت دلی اور شقاوت قلبی میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا:

"اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ۔" (۲۷۵)

ترجمہ: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو، یہ اس لیے ہوگا کہ انھوں نے کہا تھا کہ: بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے۔ اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا، تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔"

سود اتنی بڑی لعنت و برائی ہے کہ اسلام نے سود کے مسئلہ پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا، حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نجران کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا تو اس میں صراحت کی گئی تھی کہ سودی کاروبار کی صورت میں یہ معاہدہ کالعدم سمجھا جائے گا۔ یعنی اگر کوئی کسی مسلمان کو قتل کر دے یا مسلمانوں کے خلاف سازش کرے، جاسوسی کرے تو سزائے موت صرف اس مجرم کو ملے گی، من حیث القوم انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ مگر سودی لین دین پر پوری قوم کے ساتھ کیا گیا معاہدہ ختم کر دیا جائے گا۔ اسی طرح خلفاے راشدین کے عہد زریں میں دنیا بھر کی اقوام و مذاہب سے جو معاہدے ہوئے، ان تمام میں واضح طور پر یہ شق موجود تھی کہ اگر تم نے سودی لین دین کیا تو ہم سے معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام معیشت میں سود وہ بدترین برائی، شر اور لعنت ہے جو کسی حالت میں برداشت نہیں کی جا سکتی۔

تجارتی اصول:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اقتصادی نظام قائم فرمایا، اس میں تجارت کو خاص اہمیت دی گئی، خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت و بیوپار کیا اور آپ نے تجارت و تجار کی بڑی فضیلت بیان فرمائی، اس کے علاوہ آپ نے تجارتی معاملات میں شفافیت، انصاف اور دیانت داری کی تاکید کی اور سچے اور امانت تاجر کے لیے بڑی بشارت سنائی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "التاجر الصدوق الامین مع النبیین، والصدیقین والشہداء۔" (سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا)۔" (سنن ترمذی کتاب البیوع)

تجارت میں شفافیت اور دیانت داری کے فروغ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی معاملات میں جھوٹ، دھوکہ دہی اور فریب کی ممانعت فرمائی۔

"عن ابی ھریرۃ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مر علی صبرۃ طعام فادخل یدہ فیھا، فنالت اصابعہ بللا، فقال: "ما ھذا یا صاحب الطعام؟"، قال: اصابتہ السماء یا رسول اللہ، قال: "افلا جعلتہ فوق الطعام كي یراہ الناس، من غش، فلیس مني۔"
(صحیح مسلم 102)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، تو آپ نے چیک کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا، آپ کی انگلیوں نے غلہ کے اندر نمی محسوس کی تو آپ نے فرمایا: "غلے کے مالک! یہ کیا ہے؟" اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش کے چھینٹے پڑ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: "تو تم نے اسے (بھیگے ہوئے غلے) کو اوپر کیوں نہ رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ اور دھوکہ نہیں کھاتے، جس نے دھوکا کیا، وہ مجھ سے نہیں۔" (ان لوگوں میں سے نہیں جنہیں میرے ساتھ وابستہ ہونے کا شرف ہے)۔

معاہدہ اور وعدوں کی پاسداری کا حکم:

تجارت کے فروغ کے لیے معاہدات کی پاسداری اور عہد و پیمان کی سختی سے پابندی کرنے

کی تاکید کی گئی تاکہ فریقین کے حقوق محفوظ رہیں۔ کسی بھی حال میں کسی بھی فریق کو نقصان نہ اٹھانا پڑے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو معاہدات پورا کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اپنے عقود کو پورا کیا کرو۔" (المائدہ:1)

باہمی معاملات وعدوں پر منحصر ہوتے ہیں

اگر ان وعدوں کی پاسداری کی جائے تو معاملات ٹھیک رہتے ہیں لیکن اگر وعدوں کو وفا نہ کیا جائے اور وعدہ خلافی کسی بھی معاملے میں شامل ہوجائے تو پھر بگاڑ شروع ہوجاتا ہے، تعلقات میں خرابی در آتی ہے اور ایک دوسرے پر اعتماد برقرار نہیں رہتا ہے۔کسی بھی وعدہ خلاف انسان کو قابلِ اعتماد نہیں سمجھا جاتا اور ہمیشہ اس سے ان معاملات میں احتیاط کی جاتی ہے جو وعدے پر منحصر ہو۔اسی لیے نبی کریم ﷺ نے معاملات کی دنیا میں سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا وہ "ایفائے عہد" ہے۔حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب بھی خطبہ دیتے تو اس میں ضرور یہ بات کہتے: "**لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له**" (اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس میں امانت داری نہیں اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جس میں عہد کی پاسداری نہیں)۔

(الترغیب والترہیب،21)

یعنی جو امانت میں خیانت کرتا ہے وہ کامل مومن نہیں اور جو وعدہ خلافی کرتا ہے اس کا دین کامل نہیں ہے۔

ناپ تول میں کمی کی ممانعت:

معاشی دنیا کی ایک بدترین اخلاقی برائی جس کی وجہ سے کاروبار ضائع ہوتے ہیں اور جس کی وجہ سے گزشتہ امتوں کو ہلاک کردیا گیا تھا، وہ ناپ تول میں کمی کرنے کی برائی ہے۔امت محمدیہ کو بھی اس برائی سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا۔

قرآن کریم میں ارشادگرامی ہے:

"وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔"

ترجمہ: "اور اے میری قوم! تم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو اور فساد کرنے والے بن کر ملک میں تباہی مت مچاتے پھرو۔"

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا: "وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔"

ترجمہ: "درست ترازو سے تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم (تول کے ساتھ) مت دیا کرو اور ملک میں (ایسی اخلاقی، مالی اور سماجی خیانتوں کے ذریعے) فساد انگیزی مت کرتے پھرو۔"

سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ. وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ۔"

ترجمہ: "یہ کہ تم تولنے میں بے اعتدالی نہ کرو، اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو کم نہ کرو۔"

سورہ تطفیف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ۔"

ترجمہ: "بربادی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے، یہ لوگ جب (دوسرے) لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو (ان سے) پورا لیتے ہیں، اور جب انہیں (خود) ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔" (جاری ہے)

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا وکلاء سے خطاب

مانسہرہ (کرائم رپورٹر) گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کی دعوت پر ڈسٹرکٹ بار روم ہال میں قانون تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کیا۔اس موقع پر صدر بار ایسوسی ایشن حافظ محمد نسیم خان ایڈووکیٹ، جنرل سیکریٹری ابرار احمد خان ایڈووکیٹ سمیت مرد وخواتین وکلاء نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضرت مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان نے مبارک ثانی مرزائی کیس میں کیس کی نوعیت ضمانت کا غلط فیصلہ دیا، جسے بعد ازاں نظر ثانی کیس میں دیگر جوڈیشل بنچ نے مسترد کردیا۔انہوں نے کہا کہ ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں اور دفاع ناموس رسالت قانون کے لئے آخری حد سے بھی آگے جانے کو تیار ہیں۔انہوں نے کہا کہ شمع ناموس رسالت کے پروانے مرتے دم تک تحفظ ختم نبوت کا دفاع جاری رکھیں۔سیمینار کے اختتام پر "سپریم کورٹ فیصلہ" اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت جید مذہبی شخصیات کے نوٹس پر مبنی کتابچے وکلاء برادری میں تقسیم کئے گئے۔

کسبِ معاش کی اہمیت

مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی

قیامت تک آنے والے ہر ہر فرد کی کامل رہبری کے لیے اللہ رب العزت کی طرف سے جس معزز ومکرم ہستی کو مبعوث کرنا متعین ہوا، وہ ایسی کامل واکمل ہستی تھی، جس کی ذات وصفات میں ہر راہنمائی لینے والے کے لیے ہمہ جہت اور ہمہ وقت سامان موجود تھا، سردار الانبیاء، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے آخر میں بھیج کر، قیامت تک کے لیے آنجناب کے سر پر تمام جہانوں کی سرداری ونبوت کا تاج رکھ کر اعلان کر دیا گیا کہ: ’’لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔‘‘ (الأحزاب:۲۱)

اے دنیا بھر میں بسنے والے انسانو! اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر اور پُرسکون بنانا چاہتے ہو تو تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہستی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

ان سے راہنمائی حاصل کرو اور دنیا و آخرت کی ابدی خوشیوں اور نعمتوں کو اپنا مقدر بناؤ، گویا کہ اس اعلان میں دنیا میں بسنے والے ہر ہر انسان کو دعوتِ عام دی گئی ہے کہ جہاں ہو، جس شعبے میں ہو، جس قسم کی راہنمائی چاہتے ہو، جس وقت چاہتے ہو، تمہیں مایوسی نہ ہوگی، تمہیں تمہاری مطلوبہ چیز سے متعلق مکمل راہنمائی ملے گی، شرط یہ ہے کہ تم میں طلبِ صادق ہونی چاہیے، چنانچہ! تاجر ہو یا کاشتکار، شریک ہو یا مضارب، مزدور ہو یا کوئی بھی محنت کش، ماں ہو یا باپ، بیٹا ہو یا بیٹی، میاں ہو یا بیوی، مسافر ہو یا مقیم، صحت مند ہو یا مریض، شہری ہو یا دیہاتی، پڑھا لکھا ہو یا اَن پڑھ؛ اگر وہ چاہے کہ میرے لیے میرے شعبے میں راہنمائی ملے، تو اس کے لیے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہستی میں نمونہ موجود ہے، مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے سامنے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لا کھڑا کیا ہے کہ میرے اس محبوب کو دیکھو، تمہیں ہر چیز ملے گی، اپنے سے متعلق روشنی حاصل کرو اور اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ کے محبوب بن جاؤ، تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تشریح میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

’’ہٰذِہِ الْآیَۃُ الْکَرِیْمَۃُ أَصْلٌ کَبِیْرٌ فِی التَّأَسِّیْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ أَقْوَالِہٖ وَأَفْعَالِہٖ وَأَحْوَالِہٖ۔‘‘ (تفسیر ابن کثیر، (سورۃ الأحزاب:۲۱)، ۶/۳۹۱) کہ یہ آیت کریمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال کی اتباع کرنے میں بہت بڑی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

ان سطور سے مقصود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے تجارت کے پہلو سے متعلق تعلیمات، تجارت کے فضائل اور اہمیت کے اوپر کچھ بات کی جائے گی۔

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذاتِ خود نبوت مل جانے کے بعد حصولِ معاش کے لیے کچھ کیا یا نہیں؟ اس بارے میں بالاتفاق قولِ فیصل یہ ہے کہ بعثت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی محنت اور توجہ صرف اور صرف احیائے دینِ متین کی طرف مبذول کر دی تھی، بعثت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی بھی قسم کی معاشی مشغولیت کا ثبوت نہیں ملتا ہے، البتہ! دین کے دیگر شعبوں کی طرف راہنمائی کرنے کی طرح انسانوں کے سامنے اس شعبے کی بھی بہت واضح اور تفصیلی انداز میں راہنمائی کی، اس میدان سے کامیابی کے ساتھ گزر جانے والوں کو جہاں بہت بڑی بڑی بشارتیں سنائیں تو وہاں اس میدان کے چور، ڈاکوؤں اور خائنوں کو وعیدیں سنا سنا کر انہیں واپس راہِ راست کی طرف لوٹ آنے کی طرف بھی متوجہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کا جائزہ لیا جائے تو عبادت کے احکام اور معاملات کے احکام میں ایک اور تین کی نسبت نظر آئے گی، یعنی: عبادات سے متعلق احکام ایک چوتھائی اور معاملات سے متعلق احکام تین چوتھائی ملیں گے، چنانچہ! کتب فقہ میں اہم ترین کتاب ’’ہدایہ‘‘ کو دیکھ لیا جائے کہ اس کی چار ضخیم جلدوں میں سے صرف ایک جلد عبادات کے بارے میں ہے اور تین جلدیں معاملات کے بارے میں ہیں، اسی سے شعبہ

معاملات کی اہمیت کا اندازہ کرلیا جائے۔

کسب معاش میں محنت کی حیثیت:

کسبِ معاش میں محنت کو خاص اہمیت حاصل ہے، خود محنت کرکے کمانے کو سراہا گیا ہے؛ چناں چہ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے:

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کرکے روزی کھایا کرتے تھے۔‘‘

(صحیح البخاری، الرقم:۲۰۷۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کی بہترین کمائی وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے کی جائے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلے میں سیدنا داؤد علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور اسے کسبِ ید کے بہتر اور پاکیزہ ہونے کی دلیل بنایا، حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ وہ زرہیں بناتے تھے، وہ اگر چہ ان کے محتاج نہیں تھے کیونکہ وہ زمین میں اللہ کے خلیفہ تھے، تاہم انھوں نے کھانے پینے اور گھر کے گزر اوقات کے لیے افضل اور بہتر طریقہ اختیار فرمایا۔

☆....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مانگنے کے لیے آیا، آپ نے پوچھا: ’’کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟‘‘، بولا: کیوں نہیں، ایک کمبل ہے، جس میں سے ہم کچھ اوڑھتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں، اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ دونوں میرے پاس لے آؤ‘‘، چنانچہ وہ انہیں آپ کے پاس لے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: ’’یہ دونوں کون خریدے گا؟‘‘، ایک آدمی بولا: انہیں میں ایک درہم میں خرید لیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ’’ایک درہم سے زیادہ کون دے رہا ہے؟‘‘، دو بار یا تین بار فرمایا، تو ایک شخص بولا: میں انہیں دو درہم میں خریدتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے وہ دونوں چیزیں دے دیں اور اس سے درہم لے کر انصاری کو دے دیئے اور فرمایا: ’’ان میں سے ایک درہم کا غلہ خرید کر اپنے گھر میں ڈال دو اور ایک درہم کی کلہاڑی لے آؤ‘‘، وہ کلہاڑی لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس میں ایک لکڑی ٹھونک دی اور فرمایا: ’’جاؤ لکڑیاں کاٹ کر لاؤ اور بیچو اور پندرہ دن تک میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں‘‘ چنانچہ وہ شخص گیا، لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور بیچتا رہا، پھر آیا اور دس درہم کما چکا تھا، اس نے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ کا غلہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ تمہارے لیے بہتر ہے اس سے کہ قیامت کے دن مانگنے کی وجہ سے تمہارے چہرے میں کوئی داغ ہو۔‘‘ مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لیے درست ہے: ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو، خاک میں لوٹتا ہو، دوسرے وہ جس کے سر پر گھبرا دینے والے بھاری قرضے کا بوجھ ہو، تیسرے وہ جس پر خون کی دیت لازم ہو اور وہ دیت ادا نہ کرسکتا ہو اور اس کے لیے وہ سوال کرے۔‘‘

☆....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: ’’تم میں سے کوئی شخص صبح سویرے جائے اور لکڑیوں کا گٹھڑ اپنی پیٹھ پر رکھ کر لائے اور اس میں سے (یعنی: اس کی قیمت میں سے) صدقہ کرے اور اس طرح لوگوں سے بے نیاز رہے (یعنی ان سے نہ مانگے) اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے مانگے، وہ اسے دے یا نہ دے، کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے، اور پہلے اسے دو جس کی تم خود کفالت کرتے ہو۔‘‘ (سنن الترمذی، الرقم:۶۸۰)

☆....احادیث مبارکہ میں حلال کمانے کو فریضہ سے تعبیر کیا گیا ہے؛ چناں چہ! حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’حلال روزی کمانا فرائضِ (لازمہ) کے بعد فریضہ ہے۔‘‘ (السنن الکبریٰ للبیہقی، الرقم:۱۱۶۹۵)

☆.... کسب معاش کے دوران پیش آنے والی پریشانیوں کو (مخصوص) گناہوں کا کفارہ قرار دیا ہے؛ چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں، جنہیں نہ نماز معاف کرواتی ہے، نہ ہی روزہ اور نہ حج وعمرہ معاف کراتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر انھیں کون سی چیز معاف کرواتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کا کفارہ کسب معاش میں پیش آنے والی پریشانیاں ہیں۔‘‘ (مجمع الزوائد، الرقم:۶۲۳۹)

☆.... خود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود محنت فرما کر اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے روزی کماتے، خود کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے تھے، قبل از نبوت ایک سے زائد تجارتی اسفار شام اور یمن کی طرف اختیار فرمائے۔

الغرض! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اور پاکیزہ تعلیمات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حلال روزی کمانا شریعت میں محمود اور مطلوب ہے۔

اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کسب معاش کے نتیجے میں حاصل ہونے والی تونگری و مالداری کی وجہ سے آج کے دور میں ہمارا دین و ایمان محفوظ رہے گا، ورنہ اندیشہ ہے کہ اختیاری فقر و فاقہ کہیں کفر و شرک کے قریب ہی نہ لے جائے۔ ہاں! اولیاء اللہ اور یقین و توکل کے اعلیٰ درجہ پر فائز لوگوں کا معاملہ اور ہے۔☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار

ختم نبوت کانفرنس، کلاچی:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک وسیع و عریض گراؤنڈ میں ۱۳/ اکتوبر کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس صبح گیارہ بجے سے عصر کی نماز تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاضی نصیر الدین مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے قاری محمد عمیر فاروقی ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا خلیل احمد سراج ڈیرہ، معروف مصنف، خطیب، ادیب، شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی خالق آباد نوشہرہ، مجلس ڈیرہ کے مبلغ مولانا حمزہ لقمان، مجلس سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، مرکزی مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جامعہ عمر بن خطاب ملتان کے مہتمم مولانا وقاص کریم اور مولانا قاضی وجیہ الدین نے خطاب کیا۔ آخری خطاب پشتو زبان کے مقبول خطیب، مجلس مردان کے امیر مولانا قاری اکرام الحق نے کیا۔ تلاوت قاری عبداللطیف نے کی۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانیت کی سنگینی اور ملک دشمن واقعات پر روشنی ڈالی۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت کا خمیر اسلام اور ملک دشمنی سے اٹھا ہے اور ان کی ہمدردیاں ہمیشہ سامراج اور اسلام اور پاکستان دشمنوں سے رہی ہیں، جب بھی مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ان کے ہاں گھی کے چراغ جلتے ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ جناب شاہ فیصل شہید کر دیئے گئے، بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی تو اسے وہ اپنے جھوٹے مدعی نبوت کی حقانیت قرار دیتے ہیں۔ علمائے کرام نے کلاچی سے تعلق رکھنے والے معروف عالم دین مولانا قاضی عبدالکریمؒ، شریعت بل کے محرک مولانا قاضی عبداللطیفؒ کو ان کی عظیم الشان قربانی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ مجلس کلاچی کے زعماء بھی قاضی خاندان اور ان کے شاگردوں پر مشتمل ہیں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد انہیں کے مرعون منت ہے۔ (حمزہ لقمان، مبلغ ڈیرہ اسماعیل خان)

مدرسہ فیض المدارس درابن کلاں میں حاضری:

مدرسہ فیض المدارس کے بانی فاضل دیوبند مولانا قاضی امیر گلؒ تھے، جو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ رشید تھے۔ ۱۹۴۳ء میں مدرسہ کی بنیاد رکھی جو اڑھائی کنال پر مشتمل ہے۔ مولانا قاضی امیر گل متوفی ۱۹۹۷ء کے بعد مولانا قاضی عبدالودود ان کے جانشین مقرر ہوئے، انہوں نے یہ مدرسہ مولانا قاضی علاؤالدین مدظلہ ابن مولانا قاضی عبداللطیفؒ کے سپرد کیا۔ ۱۳۰ طلبا زیر تعلیم ہیں، جن میں ۶۰ مسافر ہیں، ظہر کی نماز مدرسہ ہذا میں ادا کی۔

مدرسہ انوار السراج موسیٰ زئی شریف میں حاضری:

مولانا دوست محمد قندہاریؒ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے بانی تھے۔ ان کے بعد مولانا خواجہ محمد عثمانؒ نے خانقاہ کو آباد کیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت خواجہ سراج الدینؒ نے خانقاہ احمدیہ سعیدیہ کے نام سے معنون اس خانقاہ کو چار چاند لگائے اور موسیٰ زئی شریف کی اس خانقاہ جو سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی عظیم تربیت گاہ ہے، جہاں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام نے سلسلہ کے اسباق حاصل کر کے ہزاروں لوگوں کو اللہ، اللہ کرنا سکھلایا۔ اسی خاندان کے ایک چشم و چراغ مولانا خواجہ شمس الدینؒ تھے، جنہوں نے ۱۹۶۷ء میں انوار السراج کے نام سے مدرسہ کا آغاز کیا اور ۱۹۹۹ء تک مدرسہ کا نظم سنبھالے رکھا۔ موصوف ختم نبوت کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے مدرسہ کو سنبھالا اس وقت مدرسہ میں ۲۰۰ طلبا کرام، ۱۲۲ اساتذۂ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت کی منازل طے کر رہے ہیں، عصر کے وقت حاضری ہوئی۔ مقبرہ میں مشائخ کی قبور پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس

آنکھوں دیکھا حال

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴۳ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۴، ۲۵/ اکتوبر ۲۰۲۴ء کو مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت صاحبزادہ خلیل احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، خانقاہ راشدیہ قادریہ شیرانوالہ لاہور کے حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر محمد اکمل قادری، خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ ہالیجی شریف کے چشم و چراغ مولانا سائیں غلام اللہ، خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ پیر شریف کے چشم و چراغ حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، امام الزاہدین مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے فرزندارجمند مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی، مولانا مفتی شہاب الدین موسیٰ زئی شریف ودیگر نے کی۔

کانفرنس کا آغاز فقیر منش بزرگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد حسن کے ۲۴/ اکتوبر صبح کی نماز کے بعد درس قرآن سے ہوا۔ کانفرنس کی آٹھ نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز حضرت صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔

پہلی نشست سے سندھی زبان کے نامور خطیب مولانا محمد عبداللہ پہوڑ، جامعہ ختم نبوت کے دورۂ حدیث کے طلبا کرام اور تخصص فی الفقہ کے مفتیان کرام، مفتی لال محمد شکارپوری، مولوی علاؤالدین، مولوی محمد اویس، مولوی سیف اللہ مولوی محمد میاں حمادی کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر، مولانا وسیم اسلم مبلغ ملتان، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عنایت اللہ خان کوئٹہ نے اپنے اپنے علاقوں میں مجلس کی سرگرمیوں اور قادیانیوں کے تعاقب اور قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلموں کی رپورٹیں پیش کیں، تھرپارکر کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے کہا کہ وقتاً فوقتاً سوشل میڈیا پر یہ غلط خبریں چھپتی رہتی ہیں کہ تھر میں قادیانیت پھل پھول رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قادیانیت کا دجل وفریب ہے۔ جب بھی ایسی کوئی خبر چھپتی ہے، میں ان علاقوں کا دورہ کرتا ہوں۔ مقامی لوگوں سے فرداً فرداً ملاقات کرتا ہوں، تمام احباب اس کی تکذیب وتردید کرتے ہیں۔

قاری محمد انور انصر چونڈہ سیالکوٹ مجلس کے راہنما ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک دور تھا کہ چونڈہ ثانی ربوہ سمجھا جاتا ہے۔ الحمدللہ! وہاں قادیانیت دم توڑ چکی ہے۔ مجلس کی ہر سال کانفرنس اور کورس منعقد ہوتے ہیں۔

ہنگو کے مولانا محمد عباس، ساہیوال سے رانا محمد کامران نے بیان کیا۔ اس نشست کا آخری بیان محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تھا۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، دجال اعور کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر تفصیلی بیان کیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت ومسیحیت کی دلائل کے ساتھ تردید کی۔

دوسری نشست ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوئی۔

مولانا عادل خورشید آزاد کشمیر نے حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے آئین کے مطابق آزاد کشمیر کے صدر، وزیر اعظم کے حلف نامہ میں ختم نبوت کا اقرار ضروری قرار دیا جائے۔ نیز تعلیمی اداروں کے داخلہ فارمز میں بھی ختم نبوت کا حلفیہ بیان لازم قرار دیا جائے۔

مرکزی علماء کونسل کے چیئرمین، خطیب اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کے جانشین مولانا زاہد محمود قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح والد محترم نے عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کی اور تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ انشاءاللہ العزیز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہر تحریک میں بھرپور کردار ادا کروں گا۔ انہوں نے قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کو چھبیسویں آئینی ترمیم میں موثر کردار ادا

کر کے حزب اقتدار و اختلاف کو جھکنے پر مجبور کر دیا میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے گوہر شاہی کے دعویٰ مہدویت اور دیگر دعاوی پر بریلوی، دیوبندی علماء کے فتاویٰ جات کی روشنی میں اس کے کافرانہ عقائد کے تار و پود بکھیرے۔

درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ پیر شریف کے چشم و چراغ اور حضرت سائیں عبدالکریم قریشیؒ کے فرزند ارجمند مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ نے قرآن پاک، احادیث نبویہ، اجماعِ امت کی روشنی میں قادیانیوں کے کفر کو طشت ازبام کیا۔انہوں نے کہا کہ سندھ میں ہم تاجروں، زمینداروں، کاشت کاروں، وڈیروں، ملازمین، عامۃ المسلمین کے علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد کر کے ان کے فرض منصبی سے انہیں آگاہ کرتے رہتے ہیں اور ہمارے لاڑکانہ ڈویژن میں قادیانیت دم توڑ رہی ہے۔

انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر نے اپنے والد علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی طرح گرجدار آواز میں قادیانیوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ جب تک دنیا میں ایک بھی قادیانی موجود ہے، ہم ان کا تعاقب کرتے رہیں گے اور اس سلسلہ میں ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہیں۔

شیخ الحدیث، مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ پوری امت کی طرف سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔انہوں نے مجلس کے مبلغین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس کے مبلغین کی مساعئ جمیلہ سے قادیانیت دم توڑ رہی ہے اور ہر روز کہیں نہ کہیں سے قادیانیوں کے قبولِ اسلام کی رپورٹیں آ رہی ہیں، وہ دن دور نہیں کہ روئے زمین پر قادیانیت کا نام و نشان حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد نے کہا کہ قادیانیت کا تعاقب اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کرنا اپنے آپ کو لشکر صدیقی میں شامل کرانا ہے، مسیلمہ کذاب کو اس کے غلط عقائد پر حضرت ثابت بن قیسؓ نے جوابات دیئے ایسے ہی کذابِ قادیان کی جھوٹی و بناوٹی نبوت کے متعلق صدر وفاق شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے جوابات دیکر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا کردار ادا کیا، انہوں نے دونوں قائدین کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔

اس نشست سے مولانا تنویر احمد قائد آباد، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مجلس لاہور کے ناظم قاری علیم الدین شاکر، حیدر آباد سے قاری کامران احمد، مجلس سکھر کے امیر قاری جمیل احمد بندھانی، مجلس بنوں کے ناظم مولانا شمس الحق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ خیبر پختونخواہ کے امیر قاری محمد اسلم، ڈسکہ کے مولانا محمد ایوب خان ثاقب نے بھی خطاب کیا۔عصر کی نماز کے بعد شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔

مغرب کی نماز کے بعد ہر سال سلسلۂ قادریہ راشدیہ کے مطابق مجلس ذکر ہوتی ہے۔ انجمن خدام الدین لاہور کے مرکزی امیر حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ نے مجلس ذکر کرائی۔

امام الزاہدین حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے جانشین حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ نے خطاب کیا۔

نعتیہ کلام مولانا محمد ادریس لاہور، جناب ابو ہریرہ سرگودھا نے پیش کیا۔اس نشست کے مہمان خصوصی امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے فرزند ارجمند حضرت میاں ڈاکٹر محمد اکمل قادری (ریاض سعودی عرب) تھے۔ پانچویں نشست حضرت الامیر دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں شروع ہوئی، اس میں مہمان خصوصی حضرت سائیں غلام اللہ ہالیجی شریف، مولانا قاضی ثاقب الحسینی اٹک، مولانا مفتی شہاب الدین موسیٰ زئی شریف، پیر رضوان نفیس لاہور، مولانا خالد محمود لاہور تھے۔

تلاوت قاری مسعود احمد ربانی فاروق آباد، قاری محمد انصر جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا نے کی۔

نعتیہ کلام ذاکر الرحمٰن فیصل آباد، واصف رحیمی کوہاٹ، امین برادران سرگودھا، مسلم جان نقشبندی اور رانا محمد عثمان قصوری نے پیش کیا۔

اس نشست سے مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد عاطف حنفی، مولانا زبیر احمد صلاح ایبٹ آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے ناظم مولانا محمد آدم خان، مولانا حافظ محمد انس ملتان، جناب فیاض بٹ تاجر راہنما لاہور، مولانا رضوان العزیز عارف والا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، صاحبزادہ مبشر محمود

فیصل آباد، مفتی شاہد مسعود سرگودھا نے ولولہ انگیز بیانات فرمائے۔ خدام اہلسنت جہلم کے راہنما مولانا محمد ابوبکر نے کہا کہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کو چھبیسویں ترمیم میں سود کے خاتمہ، مدارس عربیہ کی رجسٹریشن اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے متعلق ترمیم میں شقیں منظور کرا کر اسلامیان پاکستان کے دل جیت لئے ہیں، میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی امیر مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے عقیدۂ نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دینے سے متعلق کہا کہ اس اہم ترین فریضہ کی ادائیگی میں اہلحدیث کا بچہ بچہ آپ کے شانہ بشانہ ہے۔

جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جمعیت علمائے اسلام ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ رہی۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت درخواستیؒ، حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ اور دیگر قائدین جمعیت نے پارلیمنٹ سے باہر اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک، مولانا نعمت اللہ خانؒ، مولانا صدرالشہیدؒ سمیت جمعیت کے کئی ایک راہنماؤں نے ایوان بالا، ایوان زیریں میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلہ میں ولولہ انگیز خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے مبارک ثانی کیس کے سلسلہ میں عدالت عظمیٰ کے روبرو پیش ہو کر ایک کامیاب قانون دان کی طرح سپریم کورٹ کے فیصلوں میں غلطیوں کی نشاندہی کر کے سپریم کورٹ کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر قائل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ بھی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجلس کے زعماء عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری قوم کو ایک موثر پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔

جمعیت علماء پاکستان کے راہنما ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ مسلمانانِ پاکستان نے بلا اختلاف مسلک و مذہب اس کی حفاظت کی ہے۔ ۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ اور علامہ شاہ احمد نورانیؒ اور دیگر اراکین اسمبلی کی متفقہ جدوجہد سے قادیانی غیرمسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

ساتویں نشست: ۲۵ر اکتوبر صبح کی نماز کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ نے انتہائی فاضلانہ اور عالمانہ درس دیا۔

آٹھویں نشست: نماز جمعہ سے پہلے دس بجے شروع ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا عبدالحکیم نعمانی جھنگ، مولانا محمد ساجد میانوالی، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا محمد طارق راولپنڈی، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا شرافت علی سیالکوٹ، مولانا حمزہ لقمان مظفرگڑھ، مولانا ابرار شریف حیدرآباد کے علاوہ مولانا عبدالرزاق کرک، مولانا نجیب الاسلام چارسدہ، مولانا احمد میاں حمادیؒ کے فرزند مولانا راشد مدنی ٹنڈوآدم، مجلس کی مرکزی شوریٰ کے سابق رکن حاجی ریاض الحسن گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان کے فرزند گرامی جناب محمد شعیب گنگوہی نے خطاب کیا اور حافظ نثار احمد طالب علم نے عربی میں خطاب کیا۔ اس نشست کا آخری بیان شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ہوا، انہوں نے اپنے بیان میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں اسلامیانِ پاکستان بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی، نیز انہوں نے مبارک ثانی کیس کے بارہ میں سپریم کورٹ کے ۶ر فروری، ۲۴ر جولائی اور بعدازاں آخری فیصلہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے قادیانیت کی ذلت و رسوائی اور امت مسلمہ کی کامیابیوں کا ذکر فرمایا۔

آخری نشست کی صدارت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر مولانا قاری مشتاق احمد رحیمی مدظلہ نے تلاوت فرمائی، جبکہ طاہر بلال چشتی، حافظ ابوبکر مدنی کراچی نے شاندار انداز میں نعتیہ کلام پیش کیا۔

قراردادیں.... مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے پیش کیں۔ جامعہ دارالعلوم فیصل آباد کے مہتمم مشہور تبلیغی راہنما حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ کے جانشین مولانا محمد یوسف ثانی، عالمی مجلس پشاور کے مبلغ مولانا عابد کمال اور معروف عالم دین، دینی اسکالر مولانا عدنان کاکاخیل کے بیانات ہوئے۔

بعد نماز جمعہ کی نشست: جمعہ کی نماز بنوری پارک میں ادا کی گئی، خطبہ جمعہ و امامت

مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے کی۔ بنوری پارک اور مسجد کے درمیان والی سڑک، قدیم عمارت، جدید عمارت اور اس کے درمیان کی شرک پر نمازی تھے۔ بنوری پارک ۲۱ کنال، مدرسہ قدیم و مسجد ۹ کنال مدرسہ جدید ۱۷ کنال، کل ۴۷ کنال سڑکوں کے علاوہ نمازیوں سے بھرا ہوا تھا، الحمدللہ! مسلم کالونی ۱۴۹ ایکڑ پر مشتمل ہے۔

آخری خطاب قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے فرمایا: قائد جمعیت کے خطاب سے پہلے شاہین ختم نبوت نے انہیں سپاسنامہ پیش کیا، جو تقریری تھا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے ایک فاضل نے آج سے پانچ سال پہلے خواب میں رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور آپ نے ارشاد فرمایا:

”عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کے تمام تر کام کی سرپرستی اور اس کی نگرانی مولانا فضل الرحمٰن کے سپرد کی جائے۔“

مولانا نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ اس خواب کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم جانتے ہیں، میں نے آج تک اس خواب کا تذکرہ اپنے بزرگوں، اولاد، احباب سے نہیں کہا۔ آج دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر یہ خواب بیان کر رہا ہوں۔ نیز مولانا اللہ وسایا نے قائد جمعیت کی عظیم الشان خدمات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ آج مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے میرے تمام راز فاش کردیئے ہیں۔ میں کیا بیان کروں گا۔ مولانا کی تشریف آوری پر سامعین نے کھڑے ہوکر نعروں کی گونج میں آپ کا استقبال کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ ۱۹۷۳ء میں پارلیمنٹ نے قوم کو متفقہ آئین دیا۔ جس میں بہت ساری اسلامی شقیں اور قوانین ہمارے بزرگوں نے شامل کرائے، لیکن حکمران آج تک لیت ولعل سے کام لیتے چلے آرہے ہیں، ۲۴ لاکھ قوانین عدالتوں میں پینڈنگ میں پڑے ہیں، نیز سپریم کورٹ میں ۶۰ ہزار کیس فیصلہ طلب ہیں، کیس کرنے والے اس دنیا سے چلے جاتے ہیں اور ان کے پوتے بوڑھے ہوجاتے ہیں، لیکن ہماری عدالتیں کیسوں کو لٹکائے رکھتی ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کے دسیوں فیصلوں کے خلاف کوئی عام انسان درخواست دے دیتا ہے تو سالہا سال گزر جاتے ہیں لیکن سپریم کورٹ ان کیسوں کا فیصلہ نہیں کرتی۔ ہم نے کوشش کرکے چھبیسویں آئینی ترمیم میں یہ شامل کرایا کہ اگر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ ایک سال میں فیصلہ نہیں کرتی تو وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ خودبخود لاگو ہوجائے گا۔

پچھلے دورِ اقتدار میں اگرچہ ہم شامل تھے، ہم نے مسودے بھی تیار کئے لیکن ہر شے کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے ہم اس میں کچھ نہ کرسکے، مدارس کی رجسٹریشن کو ہم نے چھبیسویں ترمیم کا حصہ بنوایا، اب مدارس کی رجسٹریشن آسان قوانین کے تحت ہوگی۔

چھبیسویں ترمیم ۵۶ نکات پر مشتمل تھی ہم اسے ۲۲ نکات تک لے آئے۔

۱۹۷۳ء میں پاکستان کا آئین بنا اور اس وقت اسلامی نظریاتی کونسل بنائی گئی اور اس کی سفارشات اسمبلی میں پیش کرکے اس پر بحث کرکے ان کے مطابق آئین سازی کرنے کا طے ہوا، لیکن حکمران مسلسل اس سے پہلوتہی کررہے تھے۔ ہم نے طے کرایا کہ یہ سفارشات بحث کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کی جائیں گی اور پارلیمنٹ اس کے مطابق آئین سازی پر مجبور ہوگی، یہ ایک اچھی پیش رفت ہے۔ اس کو روبہ عمل لانے کے لئے آپ کو جاگتے رہنا ہوگا۔

۷۷ سال سے ہمارے بزرگ مملکت کے مالیاتی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کی جدوجہد کرتے چلے آرہے تھے۔ نیز بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے سود سے پاک نظام کا اعلان کیا تھا، لیکن حکمرانانِ پاکستان بانی پاکستان کے ارشادات سے مسلسل پہلوتہی کرتے چلے آ رہے تھے۔ ہم نے کوشش کرکے یکم جنوری ۲۰۲۸ء تک اسے مکمل سود سے پاک نظام کے

مدرسہ عبداللہ ابن مسعودؓ گڑی بختیار میں کانفرنس

مدرسہ ہذا میں ۱۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو ظہر تا مغرب تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا اہتمام مدرسہ کے فقیر منش مہتمم مولانا حبیب الرحمٰن سلمہ نے کیا۔ کانفرنس سے مولانا عمادالدین، مولانا حمزہ لقمان، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مدرسہ سے حفظ کی تکمیل کرنے والے تین طلبا اور ایک ناظرہ مکمل کرنے والے طالب علم کو آخری سبق علاقہ کے معروف قاری نے پڑھایا، جبکہ مندرجہ بالا علماء کرام نے ختم نبوت، عظمت قرآن پر خطابات فرمائے۔ کانفرنس مغرب کی نماز سے پندرہ منٹ پہلے اختتام پذیر ہوئی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

نفاذ کولازم کردیا۔ بینکوں کے پاس بڑا وقت ہے کہ وہ اس دوران اپنے نظام کوسیٹ کریں۔ جہاں قوم نے ۷۷ سال تک سود کو برداشت کیا ہے۔ یہ چند سال ہیں برداشت کرلیں، آپ حضرات جاگتے رہے۔ مبلغین ختم نبوت پبلک کو بیدار کرتے رہیں گے تو ہم اس آئینی ترمیم کے فوائد کما حقہ حاصل کرسکیں گے۔

مولانا کے بیان کا خلاصہ اور چند نکات ذکر کردیئے گئے۔ ۴۳ ویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس تقریباً دو روز تک جاری رہ کر صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کی دعا سے عصر کی نماز سے پہلے اختتام پذیر ہوئی۔

سیکورٹی کے فرائض مانسہرہ کے احباب اور جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے طلبا نے مولانا غلام فرید، قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا محمد عمار کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔ مہمانانِ خصوصی اور علمائے کرام کی خور و نوش کی نگرانی جامعۃ السراج چیچہ وطنی کے مدیر مفتی ظفر اقبال، مدرسہ ختم نبوت کے مولانا الیاس الرحمٰن اور ان کی ٹیم نے سرانجام دیئے۔

استقبالیہ پر شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد شاہد، مولانا خالد عابد، مولانا محمد اسماعیل جابہ، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی نگرانی میں محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مختار احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا خالد عابد نے سرانجام دیئے۔ پرنٹ اور سوشل میڈیا پر مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد عرفان شب و روز بیانات سے قارئین وسامعین کو آگاہ کرتے رہے۔

جامعہ ختم نبوت کے اساتذۂ کرام مولانا محمد امین، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد قاسم دین پوری، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عاصم مصطفیٰ، قاری فرحان، قاری محمد وقاص، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد اسحاق، مولانا شیر عالم، قاری عبیدالرحمٰن، قاری محمد رمضان مدنی، قاری محمد مدنی شب و روز مصروف عمل رہے۔

مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اقبال، مولانا ابوبکر شیخوپورہ، مولانا محمد انس، مولانا وسیم اسلم، قاری عبیدالرحمٰن، مولانا خالد محمود لاہور عمومی طعام کی پکوائی اور تقسیم میں دن رات مصروف رہے۔

پارکنگ کے نظم کی نگرانی مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالرزاق اور مفتی خالد میر نے کی۔ مولانا محمد نعیم، مولانا سعید وقار نے جنریٹرز کی مدد سے کانفرنس کو روشن رکھا، مولانا حمزہ لقمان، مولانا عابد کمال، مولانا محمد قاسم سیوطی، قاری عمر حیات، مولانا عتیق الرحمٰن نے مجلس کے مکتبہ اور بازار کی نگرانی کی۔

غرضیکہ مجلس کے تمام مبلغین، مدرسہ ختم نبوت کے مدرسین اور طلبا کی گراں قدر خدمات کی وجہ سے کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔☆☆

کنجوانی سمندری میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰/ اکتوبر ۲۰۲۴ء کو مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مقامی امیر مولانا سید احمد رضا شاہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا ارشاد احمد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا فضل سبحان کراچی، مولانا امجد خان نے خطاب کیا۔ نعتیہ کلام مولانا قاسم گجر، مفتی محمد سعید مدنی، مولانا محمد احسن حنفی نے پیش کیا۔ علمائے کرام نے پارلیمنٹ کے ذریعہ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء کی متفقہ آئینی ترمیم میں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحکیمؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، پروفیسر غفور احمدؒ، چوہدری ظہور الٰہیؒ و دیگر اراکین اسمبلی اور اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار، وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ اور مولانا کوثر نیازی سمیت حزب اختلاف اور حزبِ اقتدار کے اراکین کو خراج تحسین پیش کیا کہ جن کی کاوشوں سے قادیانی متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈی نینس جس کے ذریعہ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔

سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ جس میں قادیانیوں کے خلاف سابقہ عدالتی فیصلوں بالخصوص ظہیرالدین کیس کے فیصلہ کو برقرار رکھ کر سپریم کورٹ نے اسلامیانِ پاکستان کے دل جیت لئے۔ علمائے کرام نے کہا کہ آئندہ بھی قادیانیوں کے حق میں کوئی فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ حالیہ فیصلہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی جرأت مندانہ جرح پر انہیں خراج تحسین پیش کیا، کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

(مولانا ارشاد احمد)

مبارک ثانی کیس.... عدالتِ عظمیٰ کے روبرو!

سپریم کورٹ آف پاکستان نے مبارک ثانی کیس کے بارے میں جو حالیہ فیصلہ صادر فرمایا ہے اس میں صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے جو بنیادی کردار ادا فرمایا باخبر حلقے تو اس سے الحمدللہ! پوری طرح واقف ہیں، ہوسکتا ہے عام قارئین اس سے آگاہ نہ ہوں، اس لئے استنبول (ترکی) سے مفتی صاحب مدظلہ نے چیف جسٹس قاضی محمد فائز عیسیٰ صاحب سے ویڈیو لنک کے ذریعہ گفتگو فرمائی، افادۂ عام کے لئے وہ اہم اور تاریخی گفتگو ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

(مبارک ثانی کیس کے سلسلہ میں چیف جسٹس جناب فائز عیسیٰ کی سربراہی میں عدالتِ عظمیٰ کے پینل کے روبرو مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کی استنبول (ترکی) سے بذریعہ ویڈیو لنک ہونے والی یہ گفتگو یوٹیوب چینل ''انور غازی پاڈکاسٹ'' پر موجود ایک ویڈیو سے حاصل کی گئی ہے)۔

محمد تقی عثمانی: آواز آرہی ہے؟

فائز عیسیٰ: جی ذرا سا اگر آپ آواز بلند کر سکیں یا مائیک کے پاس آجائیں، آتو رہی ہے مگر تھوڑی سی اگر، سب لوگوں کو سنائی نہیں دے گی شاید۔

محمد تقی عثمانی: میں دو باتوں کی معذرت چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ میں ملک سے باہر ہوں، ایک بین الاقوامی میٹنگ ہے جس سے میں اٹھ کر آیا ہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میرے گلے کی تکلیف کی وجہ سے میری آواز ذرا بدلی ہوئی ہے، تو پتہ نہیں آپ حضرات کو سننے میں کوئی دشواری نہ ہو، میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ بلند آواز سے آپ سے بات کروں۔ ذرا آپ مجھے بتادیں کہ آواز سننے میں آرہی ہے یا نہیں؟

فائز عیسیٰ: اب بالکل اچھی طرح سے آپ کی آواز آرہی ہے۔

محمد تقی عثمانی: جی بہت اچھا۔ دیکھیے اس فیصلے کے بارے میں جو چھ فروری کا فیصلہ تھا، اور جو نظر ثانی کی اس کا فیصلہ............

فائز عیسیٰ: آپ کے سامنے ہے؟

> **بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں، جن میں بہت لمبے لمبے فیصلے بھی لکھنے پڑ جاتے ہیں، جب معاملہ کوئی بہت حساس نوعیت کا ہو تو بہت لمبے فیصلے بھی لکھنے پڑ جاتے ہیں:**
>
> حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

محمد تقی عثمانی: جی اس وقت میں چونکہ باہر ہوں، سارے کاغذات میرے پاس نہیں ہیں لیکن فیصلے دونوں میں نے پڑھے ہیں اور اس کے اوپر اچھی طرح غور کیا ہے، اور دونوں فیصلوں کے بارے میں ہم نے مفصل تحریر بھیجی ہے۔ ایک تو چھ فروری کے فیصلے سے متعلق تھی، وہ آپ حضرات کو پہلے ہی پہنچ چکی تھی، آپ نے اس کا نظر ثانی کے فیصلے میں بھی حوالہ دیا ہے۔ اور دوسری تحریر جو نظر ثانی کے فیصلے میں جو آپ حضرات نے فیصلہ دیا، اس کے اوپر ایک مفصل تبصرہ وہ میں نے اور مفتی منیب الرحمٰن صاحب وغیرہ نے لکھ کر دیا تھا، وہ شائع تو ہوا ہے لیکن آپ کے پاس نہیں پہنچا تھا۔ جن صاحب نے آج ویڈیو لنک پر خطاب کرنے کے بارے میں مجھ سے ذکر کیا، تو میں نے ان کو بھیج دیا تھا کہ وہ عدالت میں پیش کردیں کہ نظر ثانی کے فیصلے کے متعلق جو کچھ ہمیں اشکالات ہیں یا جو ہمارے لحاظ سے اس میں جو غلطیاں ہوئی ہیں اس کی تفصیل اس تبصرے کے اندر موجود ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آپ تک پہنچی ہے یا نہیں۔

فائز عیسیٰ: وہ منگوالیں گے، میرے سامنے تو نہیں ہے، مگر آپ سے اگر سن لیں کیونکہ کبھی کبھی پڑھنے میں، پھر غلطی ہوجائے گی، بہتر ہے کہ ہم چاہ رہے تھے کہ ڈائریکٹ ہی آپ سے سنیں، آپ سب سے، کیونکہ پہلے بھی تو ہم نے منگوائے تھے، ہوسکتا ہماری سمجھ میں غلطی ہو، آپ جب کوئی بات کریں گے تو ہوسکتا اس سے ہمیں مزید

وضاحت مل جائے۔ تو اگر آپ کو یاد ہیں چیدہ چیدہ باتیں اس میں سے یا تمام باتیں تو ہم ان کو نوٹ کرتے جائیں گے۔

محمد تقی عثمانی: ٹھیک ہے۔ اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے یہ گزارش کی تھی کہ جب نظر ثانی کے لیے اس کیس کو منظور کرلیا گیا اور اس منظور کرنے کے بعد آپ نے بہت سے لوگوں کو نوٹس دیے اور ان سے کہا کہ وہ اپنی آراء لکھ کر بھیجیں یا خود پیش ہوں۔ تو اس میں متعدد اطراف سے آپ کے پاس جوابات آئے۔ ان میں ہمارا وہ جواب بھی تھا جس پر شاید پانچ یا سات حضرات کے دستخط تھے۔ اس میں جو جو نکات اٹھائے گئے تھے، نظر ثانی کے وقت میں ضروری تھا کہ ان سارے نکات کو ایک ایک کر کے ذکر کرکے اس کے اندر کوئی غلطی تھی یا اعتراض وہ درست نہیں تھا تو اس کے اوپر بحث کی جاتی۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ سارے نکات آپ حضرات تک پہنچے، آپ نے اس کا بہت ہی سرسری ذکر کیا، اور سرسری ذکر کرکے ان باتوں کا جو دلائل اس میں دیے گئے تھے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جب کسی شخص کو آپ طلب کریں اور وہ اپنی رائے پیش کرے جو مقدمے کے اہم مسائل پر مشتمل ہو تو فیصلے میں ضروری ہوتا ہے کہ ان تمام نکات کو اور ان تمام دلائل کو مفصل زیر بحث لایا جائے، اور مفصل زیر بحث لاکر اس کو بتایا جائے کہ اس میں جو تبصرہ کیا جارہا ہے وہ اس کے ساتھ صحیح ہے یا غلط ہے۔

اب مثال کے طور پر سارے لوگوں نے سوائے ایک کے یہ آپ سے عرض کیا تھا کہ چھ فروری کے فیصلے میں آپ نے جو آیاتِ کریمہ درج کی تھیں، یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ فیصلوں میں قرآن وسنت کے حوالے دیتے ہیں، یہ ہمارے لیے ایک اچھی بات ہے، لیکن جب قرآن کریم کی آیات کو آؤٹ آف کانٹیکسٹ دیا جاتا ہے تو وہ اللہ بچائے تحریف تک بات پہنچ جاتی ہے۔ تو اس مقدمے کے تناظر میں جو مبارک ثانی کے کیس میں ہماری بالکل سمجھ سے باہر ہے۔ اور کوئی بھی آدمی جب اس کو پڑھے گا ان آیات کو اور اس کے بعد آپ کا یہ ریمارک پڑھے گا کہ اگر یہ آیات ذہن میں ہوتیں اور آئین کی دفعات موجود ہوتیں تو یہ مقدمہ درج ہی نہیں ہونا چاہیے تھا۔ یعنی ایک طرح سے آپ ان آیات کو بنیاد بنا رہے ہیں اس بات کی......

فائز عیسیٰ: نہیں نہیں، تقی عثمانی صاحب! میں معذرت چاہتا ہوں آپ برا نہ مانیں (تقی عثمانی: نہیں نہیں برا نہیں مانتا) میں نے بیچ میں آپ کو روکا، اگر ذرا سی وضاحت یوں کردوں، یقیناً ہمیں بہت سارے وہ ملے کاغذات جن لوگوں کو ہم نے نوٹسیں دیں۔ اگر جتنے نکات ان میں تھے ان سب کو اگر ہم اٹینڈ نہیں کرپائے تو اس میں میری کوتاہی ہے۔ مگر پھر تو وہ فیصلہ نہیں ہوتا وہ تو ایک کتاب بن جاتی۔ اب ایک یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جی بہت لمبے ہوجاتے ہیں فیصلے۔ پتہ نہیں میں صحیح کرتا ہوں یا غلط کرتا ہوں مگر میں کوشش کرتا ہوں کہ فیصلے اتنے لمبے نہ ہوں کہ کوئی پڑھے ہی نہیں۔ تو ہم جو سمجھ پائے، یقیناً غلط سمجھے ہوں گے ناں، اسی لیے تو یہ درخواست دی گئی ہے سرکار کی طرف سے۔

تو اب ہم اگر مزید آگے کی طرف بڑھیں تو بہتر ہوگا اگر آپ بنیاد بنائیں یہ جو فیصلہ ہے ۲۹ مئی والا، ۲۰۲۴ء کا، کیونکہ اب تو پرانی بات (چھ فروری والی) تو ختم ہوگئی، وہ اس میں ضم ہوگئی ہے۔ تو اس میں جو آپ سمجھتے ہیں کہ نقائص ہیں، غلطیاں ہیں یا آپ کے اعتراضات ہیں، جو آپ بہتر سمجھنا چاہیں تو آپ براہ کرم تجاویز دیجیے، ہماری راہنمائی فرمائیے، اور اگر ہمیں سمجھ نہیں آئی تو ہم آپ سے سوال پوچھ لیں گے اور پھر کوشش کریں گے کہ بہتری کی طرف چلیں۔ تو آگے کو دیکھنا چاہیے اس لیے آپ کی بات بھی بالکل صحیح ہے۔

میں پتہ نہیں صحیح کرتا ہوں یا غلط کرتا ہوں ابھی سے نہیں بلکہ چیف جسٹس بلوچستان کے وقت سے بھی میں، جہاں تک میری کم علمی ہے، تو میں قرآن شریف وحدیث مبارکہ وفقہاء کا حوالہ دیتا ہوں فیصلوں میں کیونکہ ہم آخر کار اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہ رہے ہیں (تقی عثمانی: بے شک، بہت اچھی بات ہے)۔ اگر دوسرے ملک اپنے ملکوں کے حوالے دیتے ہیں تو ہماری جو تاریخ اتنی زبردست تاریخ ہے تو ہم اپنے حوالے بالکل نہیں دیتے ہیں۔ ہم اپنے فیصلوں میں امریکا، برطانیہ...... وہاں بھی کرنا چاہیے مگر بہت ساری باتیں...... اس میں یقیناً غلطی بھی ہوگی، وہ شخص سب سے بہتر ہے جو کہ کوئی کام نہ کرے تو اس سے غلطی بھی نہیں ہوگی (تقی عثمانی: صحیح بات ہے) میٹرک کا ایگزیم نہ دو تو میٹرک میں فیل ہونے کا چانس ہی نہیں ہے۔ تو یہ میں کبھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتا ہوں کہ میں غلطی سے بالاتر ہوں (تقی عثمانی: ماشاء اللہ) اسی لیے آپ کو زحمت دی اور ہم بہت مشکور ہیں کہ آپ کانفرنس اٹینڈ کر رہے ہیں، اور اس کو چھوڑ کر کے آئے ہماری

رہنمائی کی ہے۔

توبراہ کرم ۲۹ مئی کے فیصلے میں اگر آپ ہمیں صرف بتا دیں کہ یہ جگہ غلط ہے، یہ پیراگراف غلط ہے تو ہم اگر سمجھتے ہیں کہ آپ کی بات میں آپ کے دلائل میں ہم ایگری کریں تو ماشاء اللہ آپ تو ہمارے ساتھ رہ چکے ہیں، ہم تو آپ کی بڑی قدر کرتے ہیں آپ تو شریعت کورٹ کے ممبر بھی تھے، اور میں بتا رہا تھا کہ ابھی واپس شریعت کورٹ فعال ہو چکی ہے۔

تو اگر ہم وہاں سے آغاز شروع کریں ۲۹ مئی سے...... آپ ساتھ ساتھ اپنی تجاویز بھی دیتے جائیں تو ہم ان کو نوٹ کرتے جائیں گے۔ آپ برا نہ مانیں وہ میں معذرت چاہتا ہوں کہ جو آپ کے سارے نکات جو پہلے کے تھے وہ ہم نے ضم نہیں کیے اپنے فیصلے میں، تو اس کا میں قصوروار ٹھہرا۔ مگر جیسے میں نے بات کی کہ وہ کتاب بن جاتی، کیونکہ نہ صرف آپ کے تھے بلکہ بہت سارے اور بھی تھے۔

محمد تقی عثمانی: نہیں نہیں میں دیکھیے آپ کی مشکلات کو سمجھتا ہوں، میں خود جج رہا ہوں، اور جج کے اوپر کتنا بوجھ ہوتا ہے فیصلوں کو لکھنے کا، یہ میں جانتا ہوں اور اسی لیے خود میں بھی حتی الامکان کوشش یہ کرتا تھا کہ بہت زیادہ تفصیلی فیصلے نہ ہوں تاکہ لوگوں کی سمجھ میں آسکیں۔ لیکن بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں، جن میں بہت لمبے لمبے فیصلے بھی لکھنے پڑ جاتے ہیں، جب معاملہ کوئی بہت حساس نوعیت کا ہو تو بہت لمبے فیصلے بھی لکھنے پڑ جاتے ہیں۔

اب آپ نے جب نظرثانی کا فیصلہ لکھا، اس میں جو پہلا حصہ ہے نا، وہ تو بڑا قابلِ استقبال ہے کہ آپ نے ختمِ نبوت کے دلائل دیے، لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی، ضرورت اس لیے نہیں تھی کہ یہ معاملہ مسلّمہ ہے، تمام مسلمانوں کے درمیان، آئین کی رو سے بھی، قوانین کی رو سے بھی، اس کے اوپر مزید رائے کی ضرورت نہیں تھی، جتنا وقت آپ نے اس پر لگایا اگر آپ ان نکات پر لگاتے تو شاید یہ شکایات پیدا نہ ہوتیں۔ لیکن بہرحال جو ہو گیا سو ہو گیا۔ جو اصل ہمارے لیے تشویش کی بات ہے جس کے لیے میں چھ فروری کے فیصلے کا بھی حوالہ دے رہا ہوں۔

فائز عیسیٰ: نہیں، اس کو چھوڑ دیجیے، ۲۹ مئی سے آپ بات کیجیے، اب وہ ختم ہو گیا نا، چھ فروری گیا، اب اس کی کوئی ریلیونس رہی نہیں۔ اب کوئی درخواست آئی ۲۹ مئی کو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، قانونی حیثیت نہیں ہے۔

محمد تقی عثمانی: صحیح ہے۔ تو اب اگر اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو اس طرف جانے کی ہمیں ضرورت بھی نہیں، بس مجھے اس کا خطرہ ہے کہ وہ اپنی جگہ intact رہے وہ فیصلہ۔

فائز عیسیٰ: جی میں وہ وضاحت کر دوں کہ جب ریویو ہو جائے تو پھر وہ ختم ہو جاتا ہے۔

محمد تقی عثمانی: اب ہم اس کو بھول جاتے ہیں، ٹھیک ہے؟

عدالت سے نئی آواز: جی مفتی صاحب! جب ۶ فروری کے فیصلے پر نظرثانی کا فیصلہ آ گیا ۲۹ مئی کو، تو ۶ فروری کے فیصلے کا وجود ختم ہو گیا، اور ہم نے نگرانی کو تسلیم کر لیا اور ۶ فروری کا فیصلہ ختم کر دیا۔ آپ تو ماشاء اللہ! جج رہے ہیں، اس بات کو سمجھیں گے، اب فیلڈ میں ۲۹ مئی ۲۰۲۴ء کا حکم ہے، اب اس پر کوئی ابہام پیدا ہو رہا ہے جسے آپ سمجھتے ہیں، میں نے آپ کی ایک ویڈیو دیکھی ...... تو اب اس میں تھوڑی سی آپ ہمیں رہنمائی کر دیں کہ نظرثانی شدہ فیصلے میں جو جو آپ سمجھتے ہیں، سقم ہے، یا جس سے کوئی پیچیدگی پیدا ہو رہی ہے یا اس کا کوئی احتمال ہے، اس کی وضاحت فرما دیں تاکہ ہم اس کو دیکھ سکیں۔

محمد تقی عثمانی: دیکھیے، اس میں جو سب سے زیادہ سنگین بات ہے اس فیصلے کے اندر وہ پیراگراف نمبر ۷ اور پیراگراف نمبر ۴۲ ہے۔

۷ میں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ احمدی اپنے ایک نجی ادارے میں تعلیم دے رہے تھے۔ جس سے آپ نے یہ گویا assume (فرض) کر لیا کہ قادیانی لوگ جو ہیں وہ اپنے نجی ادارے بنا سکتے ہیں اور اس میں تعلیم و تبلیغ کر سکتے ہیں۔

اسی طرح نمبر ۴۲ میں آپ نے باقاعدہ تبلیغ کا لفظ استعمال کر کے فرمایا کہ یہ اگر اپنے مذہب کی تبلیغ کریں تو یہ ان کی، ایک عجیب اصطلاح استعمال فرمائی آپ نے، تو ان کے گھر کی تنہائی میں شامل ہو گی۔ گھر کی تنہائی سے آپ نے غالباً ترجمہ کیا ہے ان کی پرائیویسی کا شاید، تو اس میں تبلیغ کی آپ نے غیر مشروط اجازت دے دی ہے۔ غیر مشروط کے ساتھ آپ نے ایک لفظ اور بڑھایا ہے کہ قانون کے مطابق۔

اس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جو پی پی سی کا ۲۹۸ سی ہے، اس میں دو لفظ الگ الگ بیان کیے ہیں، ہم نے اپنی تحریر میں وہ بات واضح کی ہے۔ یعنی جس چیز سے قادیانی حضرات کو منع کیا گیا ہے وہ دو حصوں میں منقسم ہے ۲۹۸ سی میں:

(۱) ایک حصہ ہے or preaches

propagatesایک تو یہ ہے، (۲) اور پھر آگے ہے invites or others to their faith

تو ظاہر ہے کہ قانون میں کوئی لفظ redundant (فاضل) نہیں ہوتا۔ تو اگر ہم preaches کو اور propagation کو دوسروں کے متعلق قرار دیں گے تو invites others to their faith کا جملہ redundant ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی اور مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی کمیونٹی میں بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے نہ تبلیغ کر سکتے ہیں نہ پریچنگ کر سکتے ہیں۔ ۲۹۸ سی اگر آپ براہ کرم نکالیں، میرے پاس اس وقت مواد پورا موجود نہیں ہے۔

فائز عیسیٰ: جی میرے سامنے ہے، میں پڑھ دوں آپ کے لیے یا اس کی ضرورت نہیں؟

محمد تقی عثمانی: جی ضرور پڑھ دیں، تھوڑا اچھا ہوگا۔

فائز عیسیٰ: جی میں پڑھ دیتا ہوں، انگریزی میں ہے تو انگریزی میں پڑھوں گا۔

محمد تقی عثمانی: ظاہر ہے، انگریزی میں پڑھیں آپ۔

فائز عیسیٰ:

Any person of the Qadiani group or the Lahori group (who call themselves "Ahmadis" or by any other name) who directly or indirectly poses himself as a Muslim or calls, or refers to his faith as Islam, or preaches or propagates his faith, or invites others to accept his faith, by words, either spoken or written or by visible representation or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims shall be punished with imprisonment for either description for a term which may extend to three years and shall also be liable to a fine.

فائز عیسیٰ: میں آپ کا پوائنٹ سمجھ رہا ہوں، جی میں بالکل سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ مطلب آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو پیراگرافس اس میں ابہام ظاہر کر رہے ہیں کہ کہیں یہ ۲۹۸ سی کے برعکس ہیں، یہ آپ کا پوائنٹ ہے؟

محمد تقی عثمانی: جی بالکل یہ میرا پوائنٹ ہے کہ جو قابل اعتراض پیراگرافس ہیں، in clear clash with law یعنی ۲۹۸ سی کے بالکل مخالف ہے جو آپ نے پیراگراف ۴۲ لکھا ہے۔

فائز عیسیٰ: آپ کہہ رہے ہیں کہ ان دو پیراگرافس کو ختم کر دیں یا......

محمد تقی عثمانی: دیکھیے، اگر بات کو مختصر کیا جائے تو میری گزارش یہ ہے کہ پیراگراف نمبر ۷ یہ پورا حذف کیا جائے، اور پیراگراف نمبر ۴۲ اس کو مکمل حذف کیا جائے اور اس کے جو متعلقات ہیں یعنی کئی جگہ اس چیز کا حوالہ آیا ہے وہ اگرچہ ضمناً آیا ہے، لیکن اگر آپ اس کو حذف کر دیں تو امید ہے کہ وہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ لیکن جو سب سے اہم چیز جو میں چاہتا ہوں، آپ کی خدمت میں اس کی تجویز پیش کرتا ہوں، وہ یہ ہے۔

فائز عیسیٰ: آپ مجھے شرمندہ نہ کریں، ہم آپ کی بڑی قدر کرتے ہیں۔

محمد تقی عثمانی: بہت شکریہ، بہت شکریہ۔

فائز عیسیٰ: آپ میرے بڑے بزرگ ہیں، آپ بالکل بغیر جھجک کے ہمیں بتائیے، انسان غلطی کا پتلا ہے اور میں تو (تقی عثمانی: ماشاء اللہ! یہ آپ کا) یہ آپ نے بڑی اچھی بات کی کہ یہ دو پیراگرافس ہیں اور اس کے متعلقات جو آپ کہہ رہے ہیں کہ آٹومیٹیکلی ختم ہو جائیں گے۔

محمد تقی عثمانی: اب میں تھوڑا سا آگے بڑھتا ہوں...... آپ نے دیکھا کہ یہ مسئلہ کتنا حساس ہے، اس کا اندازہ تو آپ کو ہوا ہوگا، اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہ ہمارے ایمان کا بہت بڑا اہم عقیدہ ہے۔ اور اس کے اوپر آپ نے دیکھا کہ کتنا بڑا فیصلہ آئینِ پاکستان نے کیا، کس طرح ترمیم دستور کے اندر کی گئی۔ تو اس میں ہم جب کسی مسئلے میں الجھ گئے ہیں کہیں تو ہمیں محض technicalities کی بنیاد پر بات کو بے دلی سے نہیں کرنا چاہیے بلکہ جب نظر ثانی کریں یا کسی غلطی کی کریکشن کریں تو کھلے دل کے ساتھ کریں۔ اور اس کے لیے میں کہتا ہوں کہ ان دو پیراگرافس کو حذف کرنے کے بعد ان کے متعلقات خود بخود حذف ہو جائیں گے۔

(اور) میں یہ چاہتا ہوں کہ (پیراگراف ۴۹ جیم جو آخری آرڈر کے کلمات ہیں، جو ایک طرح سے آپ نے پورے فیصلے کا آرڈر نکالا ہے، وہ ذرا براہ کرم اپنے سامنے رکھیے۔

(جاری ہے)

سالانہ کُل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ

رپورٹ: مولانا محمد عبداللہ چغرزئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے دینی مدارس کے طلبہ میں تقریری اور فن خطابت کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے گزشتہ گیارہ سالوں سے ’’کُل کراچی بین المدارس تقریری‘‘ کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ ہر سال مدارس کے سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جن میں شہر بھر کے مدارس سے طلبا شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مسابقہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

امسال ۲۰۲۴ء میں پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان تھا: ’’قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق‘‘ جن طلبا نے پہلے مرحلہ میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہوگئے۔

دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا: ’’پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں‘‘ اس مسابقہ میں بھی جن طلبا نے پہلی حاصل کی، وہ فائنل مسابقہ کے لئے منتخب ہوگئے، جس کا عنوان تھا: ’’قادیانیت اور آئینِ پاکستان۔‘‘

پہلا مرحلہ:

جیسا کہ ابھی عرض کیا کہ پہلے مرحلہ میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مسابقہ کا انعقاد کیا گیا تھا، کراچی کے ۲۲ ٹاؤنز میں مسابقے ہوئے۔ جن میں ۱۳۵ دینی مدارس کے ۳۰۰ طلبا نے حصہ لیا، اس کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے:

جامعہ دولت القرآن شو مارکیٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ صدر ٹاؤن کے زیر اہتمام جامعہ دولت القرآن شو مارکیٹ میں مسابقہ منعقد ہوا، جس میں آٹھ مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ جامعہ دولت القرآن کے درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد انس بن محمد انور نے پہلی پوزیشن حاصل کی، اسی جامعہ کے طالب علم محمد حذیفہ بن محمد نعیم (متعلم درجہ خامسہ) نے دوسری جبکہ جامعہ قرطبہ کلفٹن کے طالب علم محمد اسامہ بن صاحب زر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ اور جامعہ قرطبہ کلفٹن کے شیخ الحدیث حضرت مولانا الطاف الرحمٰن عباسی مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد صاحب اور مدرسہ بنوریہ یوسفیہ عالمیہ کے استاذ مولانا محمد ایوب صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا حمود الرحمٰن صاحب تھے۔ پروگرام کے انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری اور مولانا انس الطاف نے اپنے ساتھیوں اور مدرسہ ہذا کے اساتذہ کرام و طلبا کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

جامعہ ترتیل القرآن، لیاری ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لیاری ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ ترتیل القرآن میں منعقد ہوا، جس میں چھ مدارس کے طلبا کرام نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض جامع مسجد اقصیٰ کھڈہ مارکیٹ کے امام و خطیب مولانا مفتی عبدالمتین صاحب اور مولانا ابرارالزمان صاحب نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی مولانا محمد امتیاز کے علاوہ دیگر مہمانانِ گرامی مولانا صابر، مولانا عبدالسلام، مولانا اعجاز احمد بدرسری، جناب عبدالحفیظ، جناب محمد ناصر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ میزبان جامعہ ہذا کے مہتمم مولانا محمد زہیر ولی صاحب تھے۔ مسابقہ میں اول پوزیشن جامعہ نظامیہ توحید کے طالب علم محمد وقاص نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کے طالب علم محمد اکرم بن فیض الرحمٰن نے حاصل کی اور تیسری پوزیشن بھی جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کے طالب علم اسداللہ بن شیر غازی نے حاصل کی۔

پروگرام کے انتظامات لیاری ٹاؤن کے نگران مولانا نعیم اللہ صاحب نے اپنے رفقاء اور مدرسہ ہذا کے اساتذۂ کرام کے ہمراہ نبھائے۔

جامعہ خلفائے راشدین ماڑی پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ماڑی پور ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ خلفائے راشدین ماڑی پور میں منعقد ہوا۔ جس میں ماڑی پور کے چھ مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب تھے۔ منصفین مولانا صفی اللہ، اور مولانا نورالاسلام تھے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ ہذا کے ناظم تعلیمات مولانا الیاس عادل تھے۔ مسابقہ میں جامعہ ہذا کے اولیٰ کے طالب علم محمد وقاص بن محمد سلیم نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جامعہ انوارالقرآن کے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد یاسر بن عبدالنصیر نے دوسری اور جامعہ اشاعت القرآن کے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد عرفان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کیماڑی کے مسؤل راقم الحروف (محمد عبداللہ) نے ادارہ کے اساتذۂ کرام کے ہمراہ نبھائے۔

جامعہ عثمانیہ شیر شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ موڑ میر بہار ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ میں منعقد ہوا، جس میں سات مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیماڑی کے سرپرست مولانا محمد عارف صاحب تھے۔ منصفین مولانا مفتی گل نائب صاحب اور مولانا اطہر صاحب تھے۔ میزبان حضرت مولانا محمد عظیم صاحب تھے۔ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے ہی درجہ ثالثہ کے طالب علم عبداللہ بن محمد ایوب نے پہلی پوزیشن جبکہ جامعہ صفہ کے دورۂ حدیث کے طالب علم سعیداللہ بن حضرت علی نے دوسری اور جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے طالب علم فضل محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ٹاؤن کے نگران مولانا حضرت حسین صاحب نے اپنی رفقاء کے ہمراہ سنبھالے۔

جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ، بلدیہ ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ میں منعقد ہوا۔ جس میں بلدیہ کے نو مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نثار احمد صاحب، مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب نے سرانجام دیئے۔ میزبان مولانا عبدالرشید صاحب تھے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے اپنے رفقاء کے ہمراہ نبھائے۔ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کے درجہ رابعہ کے طالب علم وقاص احمد بن وحید مراد نے پہلی پوزیشن جبکہ معارف اسلامیہ کے درجہ خامسہ کے طالب علم سہیل احمد بن محمد اسحاق نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور جامعہ ابو ہریرہ کے رابعہ کے طالب علم شفیق احمد بن اول خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مدرسہ مفتاح العلوم نارتھ ناظم آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نارتھ ناظم آباد کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ مدرسہ مفتاح العلوم میں منعقد ہوا۔ جس میں آٹھ مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد سلمان یاسین مدظلہ تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا مفتی ثناء الرحمٰن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عرفان نذیر صاحب اور مولانا قاضی منیب الرحمٰن صاحب نے سرانجام دیئے۔ مولانا مفتی ثناء الرحمٰن صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انتظامات کئے۔ جامعہ گلشن عمر کے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد فہیم بن منظور احمد نے اول جبکہ دوسری پوزیشن جامعہ زکریا الخیریہ کے درجہ سادسہ کے طالب علم عبدالواحد بن فضل سبحان نے حاصل کی۔ تیسری پوزیشن جامعہ مدنیہ کے طالب علم علی شیر بن عدنان بیگ نے حاصل کی۔

جامعہ دارالعلوم رشیدیہ، ناظم آباد ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ناظم آباد ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ دارالعلوم رشیدیہ میں منعقد ہوا، جس میں سات مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا مفتی اخلاق صاحب تھے۔ منصفین مولانا عاطف صاحب اور مولانا محمد فیصل تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا عبدالواجد صاحب تھے اور انتظامات مولانا خالد محمود صاحب نے اپنے رفقا کے ہمراہ سرانجام دیئے۔ جامعہ اسلامیہ امدادالعلوم کے درجہ سادسہ کے طالب علم واسع اللہ بن نصراللہ نے پہلی پوزیشن جبکہ طلحہ بن ہدایت الرحمٰن نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور جامعہ الہیبہ کے سابعہ کے طالب علم حنظلہ بن عاصم نور نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامع مسجد چراغ الاسلام نارتھ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نارتھ کراچی کے زیر اہتمام جامعہ دراسات الدینیہ جامع مسجد

چراغ الاسلام میں سالانہ مسابقہ منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاسم سدوخانی مدظلہ تھے، میزبان مفتی حمید صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محبوب الرحمٰن صاحب اور مولانا احمد زیب صاحب نے سرانجام دیئے۔ انتظامی امور مولانا شاکر اللہ غیسوری نے اپنے رفقاء کے ہمراہ سرانجام دیئے۔ جامعہ مدنیہ کے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد حسنین بن غلام یاسین نے پہلی پوزیشن جبکہ جامعہ تعلیم الاسلام کے درجہ ثالثہ کے محمد رضوان بن محبوب نے دوسری اور جامعہ صدیقیہ کے اعدادیہ کے طالب علم محمد امجد بن تاج میر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی اورنگی ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی حضرت مولانا ادریس ربانی مدظلہ تھے، میزبان مولانا محمد آفتاب صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا انعام اللہ عباسی صاحب اور مولانا وسیم ہزاروی صاحب نے سر انجام دیئے۔ انتظامات مولانا عثمان شاکر صاحب اور مولانا وسیم صاحب نے کئے۔ جامعہ ربانیہ کے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبیداللہ بن الف داد نے پہلی پوزیشن جبکہ افضل العلوم کے درجہ اولیٰ کے طالب علم حبیب انور بن انور زیب نے دوسری اور جامعہ باب العلوم کے درجہ ثانیہ کے طالب علم مجیب خان بن شوکت خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مدرسہ عبداللہ ابن عباس مہران ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ مہران ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ مدرسہ عبداللہ ابن عباس میں منعقد ہوا، جس میں سات مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا عبدالجبار صاحب اور مولانا مفتی اسلام صاحب تھے۔ میزبان مولانا حمزہ عباسی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عبدالحمید صاحب اور مولانا مفتی سرور صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا مشتاق شاہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ سرانجام دیئے۔ دراسات دینیہ کے درجہ ثالثہ کے طالب علم احتشام الحق بن عبیداللہ نے پہلی پوزیشن جبکہ جامعہ اشرفیہ امدادیہ کے طالب علم محمد سعید بن مولانا ابوبکر نے دوسری پوزیشن اور مدرسہ عبداللہ بن عباس کے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد مصطفیٰ بن سہیل احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ صدیقیہ منگھوپیر ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منگھوپیر ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ صدیقیہ میں منعقد ہوا، جس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب تھے۔ پروگرام کے میزبان ڈاکٹر منظور احمد مینگل تھے، منصفین کے فرائض مولانا مفتی نصراللہ صاحب اور مولانا مفتی فداء الرشید صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات ٹاؤن کے نگران قاری ظفر صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ نبھائے۔ جامعہ منبع العلوم کے درجہ ثانیہ کے طالب علم محب اللہ بن محمد ابراہیم نے پہلی پوزیشن جبکہ مدرسہ زید بن ثابت کے درجہ متوسطہ کے طالب علم محمد حسان بن جاوید نے دوسری پوزیشن اور جامعہ صدیقیہ کے سابعہ کے طالب علم شیر نواز بن شیر غازی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ ابراہیم الاسلامی گلشن اقبال ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گلشن اقبال ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ ابراہیم الاسلامی میں منعقد ہوا۔ جس میں آٹھ مدارس کے طلبا نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔ میزبان مولانا محمد عمران عثمان تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا اورنگزیب صاحب اور مولانا مفتی محمود الحسن صاحب نے سرانجام دیئے۔ انتظامی امور مولانا عبدالسمیع نے سرانجام دیئے۔ جامعہ مدینۃ العلوم کے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد زکریا بن رحیم خان نے پہلی پوزیشن جبکہ دارالعلوم گلشن اقبال کے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد مختیار بن ولی محمد نے دوسری اور ابراہیم الاسلامی کے طالب علم اسرار احمد بن سلیم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ عربیہ فرقانیہ جناح ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ جناح ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ عربیہ فرقانیہ میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا شفیق احمد بستوی مدظلہ تھے، میزبان مولانا قاری عطاء اللہ صاحب تھے، منصفین کے فرائض مولانا محمد رمضان صاحب اور مولانا ولی اللہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ معہد الخلیل الاسلامی درجہ رابعہ کے طالب علم حسان بن عبدالشکور نے پہلی پوزیشن جبکہ جامعہ عربیہ فرقانیہ کے درجہ خامسہ کے طالب علم کاشف اللہ بن راشد محمود نے دوسری پوزیشن اور جامعہ اسلامیہ طیبہ کے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد عدیل بن محمد اشرف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ (باقی صفحہ 27 پر)

مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب کا

تین روزہ تبلیغی دورہ

رپورٹ: سیف اللہ الاسلام، کرک

پہلا پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۰/۳۱ اکتوبر ۲۰۲۴ء بمقام نشپہ آئل فیلڈ کرک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حاجی اسلم خان قائم مقام امیر مقامی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کرک، حافظ جاوید انور صاحب نگران ضلع کرک، مولانا سیف الاسلام ناظم نشر و اشاعت ضلع کرک، جید عالم دین مولانا مقصود گل، مولانا عتیق الرحمٰن صاحب، مولانا زاہد اللہ حقانی وغیرہ حضرات نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب اور مولانا عابد کمال صاحب تھے۔ مہمان حضرات نے تفصیلی خطاب فرمایا اور کانفرنس کے آخر میں لوگوں سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔

دوسرا پروگرام: صبح 10 بجے ڈسٹرکٹ کورٹ کرک میں منعقد ہوا جس میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے وکلاء حضرات سے خصوصی خطاب کیا اور ختم نبوت کے مسئلہ کی اہمیت بیان کی، وکلاء حضرات کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کی مجلس کے لیے بہت ضرورت ہے کیونکہ آئین میں قادیانی کافر ہیں اور قادیانی عدالتوں کے ذریعے سے ان قوانین میں تغیر و تبدیلی کی کوششیں بار بار کرتے ہیں اگر وکلاء حضرات بیدار ہوں تو ان کی یہ کوششیں ہمیشہ کی طرح ناکام ہوں گی۔ پروگرام کے آخر میں تمام وکلاء نے باور کرایا کہ جب بھی ہماری ضرورت پڑے گی ہم ان شاء اللہ ختم نبوت کی خدمت کے لیے صف اول کا کردار ادا کریں گے۔ اس پروگرام میں ڈسٹرکٹ بار کرک کے تمام وکلاء حضرات شریک ہوئے۔ ڈسٹرکٹ بار کے صدر جناب مالک رحمٰن ایڈوکیٹ، جناب ہارون الرشید ایڈوکیٹ، جناب وسیع اللہ ایڈوکیٹ، جمعیت لائر فورم ضلع کرک کے صدر جناب سراج الاسلام ایڈوکیٹ نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ بعدازاں ڈسٹرکٹ بار کرک کی طرف سے چائے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت کی طرف سے جناب حاجی اسلم خان صاحب، مولانا اسرار الحق صاحب اور مولانا مفتی خالد عثمان صاحب بھی شریک تھے۔

تیسرا پروگرام: کرک شہر میں تاجر برادری کے لیے تھا۔ یہ پروگرام دوپہر تین بجے شروع ہوا، پروگرام میں سیکڑوں کی تعداد میں تاجر برادری کے ارکان موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد راشد مدنی صاحب نے تاجر برادری سے کہا کہ قادیانی مصنوعات آپ کے شہر میں بھی موجود ہیں آپ لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ قادیانی مصنوعات کی ایجنسیاں جن تاجر بھائیوں کی ہیں آپ لوگ ان سے ملیں، محبت اور نرمی سے انہیں سمجھائیں کہ آپ جو قادیانی مصنوعات مارکیٹ میں بیچتے ہو اس کے نفع میں سے خاص رقم قادیانی فنڈ میں جمع ہوتی ہے اور یہ رقم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کے لیے نعوذ باللہ استعمال ہوتی ہے، لہٰذا بحیثیت مسلمان تاجر، آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ان لوگوں کو قادیانی مصنوعات کے بیچنے سے منع فرمائیں اور ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کی غیرت دلائیے اور ان کے ساتھ یہ مذاکرہ خصوصی طور پر کریں کہ ان آئٹم کی وجہ سے ان شہروں میں قادیانیوں کا آنا جانا ہوتا ہے قادیانیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا صحیح نہیں ہے، لہٰذا آپ حضرات ان سے اجتناب کریں۔ اس پروگرام میں حاجی اسلم خان صاحب، مولانا سیف الاسلام صاحب، مولانا اسرار الحق صاحب اور مولانا شبیر احمد صاحب بھی شریک تھے۔

دو روزہ ختم نبوت کورس: مقامی جماعت کی طرف سے ۳۱/اکتوبر بروز جمعرات اور یکم نومبر ۲۰۲۴ء بروز جمعہ دو روزہ ختم نبوت کورس بمقام مدرسہ تجوید القرآن کرک منعقد گیا تھا۔ کورس تین نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست کی ابتداء ۳۱/اکتوبر دوپہر تین بجے سے ہوئی۔ کورس کا آغاز استاذ القراء حضرت مولانا قاری

غلام فرید صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلی نشست میں مولانا عابد کمال صاحب کا بیان ہوا۔ شام کے بعد دوسری نشست میں مولانا محمد مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے وہ مخصوص آیات کریمہ بیان کیں جس میں قادیانی حضرات دجل سے کام لیتے ہیں اور اس سے وفات عیسیٰ علیہ السلام یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کے جاری ہونے کے لیے بطور استدلال لیتے ہیں، ان کے جوابات دیئے گئے۔ کورس کے دوسرے دن صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک نشست تھی۔ جس میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے مہدی علیہ الرضوان اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلاً گفتگو فرمائی۔ کورس کے اختتام پر تمام طلبا کرام کو اعزازی سندات جاری کی گئیں۔ کورس میں تین سو سے زیادہ طلبا کرام نے شرکت فرمائی۔ جو اسکول، کالجز، یونیورسٹی کے اساتذہ کرام اور دینی مدارس کے طلبا اور مختلف مکتب فکر پر مشتمل تھے۔☆☆

بقیہ:.... تقریری مسابقہ

جامعۃ السعید چنیسر ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چنیسر ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعۃ السعید میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا طیب عثمانی صاحب تھے۔ منصفین مولانا اظفر اقبال صاحب اور مولانا سعود الرحمٰن چترالی صاحب تھے۔ جامعۃ السعید کے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد یونس بن ضامن نے پہلی پوزیشن جبکہ جامعۃ السعید ہی کے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد مطیع الرحمٰن بن محمد رمضان نے دوسری پوزیشن اور الفلاح مسجد کے طالب علم محمد ابوبکر بن شاہ مسعود نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مدرسہ تحفیظ القرآن، صفورہ ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صفورہ ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامع مسجد رحمانیہ مدرسہ تحفیظ القرآن میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد حسین صاحب تھے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا عبید الرحمٰن صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ سرانجام دیئے۔ جامعہ اشرف المدارس کے طالب علم مجیب اللہ بن مستقیم خان نے پہلی، افضل العلوم کے طالب علم اسامہ بن علی اکبر نے دوسری اور جامعۃ الحسنین کے طالب علم جان عتیق بن عتیق الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ اسلامیہ خلیلیہ سہراب ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سہراب ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ اسلامیہ خلیلیہ میں منعقد ہوا، مہمان خصوصی حضرت مولانا حمید حسین صاحب تھے۔ منصفین مولانا محمود صاحب، مولانا نصیر اللہ صاحب تھے۔ مولانا صالح اللہ صاحب انتظامی امور کی سرپرستی کی۔ مدرسہ صورت القرآن کے درجہ ثانیہ کے طالب علم خالد عمر بن بہادر سید نے پہلی پوزیشن، جامعہ امدادیہ کے درجہ خامسہ کے طالب علم احسان اللہ بن محمد یعقوب نے دوسری اور جامعۃ اسلامیہ جلیلیہ کے سابعہ کے طالب علم احسان اللہ بن شاہ رحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ دار عبداللہ بن مسعود شاہ فیصل ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ فیصل ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ جامعہ دار عبداللہ بن مسعود میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد بلال صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد غیاث صاحب اور مولانا حافظ شاہ رخ صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا ریحان صاحب تھے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا اشفاق صاحب نے اپنے رفقا کے ہمراہ سرانجام دیئے۔ جامعہ حمادیہ کے درجہ سادسہ کے طالب علم زید اللہ بن عبدالملک نے پہلی پوزیشن جبکہ جامعہ دار عبداللہ بن مسعود کے درجہ ثالثہ کے طالب علم شاہ محمد بن شاہ بخش نے دوسری اور جامعہ صدیقیہ کے درجہ خامسہ کے طالب علم حسین احمد بن سعید احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مدرسہ عثمان بن عفان ماڈل ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماڈل ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تقریری مسابقہ مدرسہ عثمان بن عفان میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مولانا سید محمود صاحب تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا نیاز صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا انس شوکت صاحب اور مولانا حبیب اللہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا تنویر اقبال صاحب نے اپنے ٹیم کے ہمراہ سرانجام دیئے۔ مدرسہ عمر بن خطاب کے درجہ سادسہ کے طالب علم ولید عبداللہ بن ظہیر احمد نے پہلی پوزیشن جبکہ عثمان بن عفان کے درجہ خامسہ کے طالب علم رحمت اللہ نے دوسری پوزیشن اور مدرسہ خاتم النبیین کے درجہ رابعہ کے طالب علم سمیع اللہ بن گل محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ (جاری ہے)

مطبوعات ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	رعایتی قیمت
1	محاسبہ قادیانیت: جلد نمبر 01 تا 33	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	13200
2	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	حضرت مولانا پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	600
3	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
4	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
5	خاتم النبیین ﷺ	حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ/حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	350
6	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
7	مقدمہ مرزائیہ بہاولپور (3 جلدیں)	جج محمد اکبر خان صاحب	1000
8	قومی اسمبلی میں بحث پر مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
9	مجموعہ رسائل ردقادیانیت جلد اول	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
10	مجموعہ رسائل ردقادیانیت جلد دوم	رسائل اکابرین	350
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
12	قادیانی شبہات اور ان کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
13	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
16	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
17	فتنہ گوہر شاہی	مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ/مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب	200
18	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب/مولانا قاضی احسان احمد صاحب	250
19	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	250
20	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
23	ختم نبوت ڈائری 2025ء	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	350
24	ختم نبوت کلینڈر 2025ء	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	150

نوٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔